ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یہہ رسالہ لاثانی محض حضرات طریقت خاصکر ملاحظہ محبان خاندان چشت کے خاطر تحریر ہوا ہے اسمین او صاحبونکو اختیار ہے تحسین دیکھین

دل و دماغ صفا گوش چشم جسکو

ارغنون

۱۳۰۷ھ

المعروف بہ

سرود صوفی

تو وہ بقوت روحانی جان لے اسکو

تصنیفات سے محقق مسلم جناب مولوی سید میر معظم علی صاحب چشتی
ملازم سرکار عالی دام اقبالہم سنہ ۱۳۰۹ ہجری صلعم آمین

بمطبع محبوب شاہی واقع بازار چھتہ چھاپا گیا

یا فتاح

مضمون فہرست کتاب ارغنون معروف بہ سرود صوفی	نشان صفحہ
سرلوح	۱
فہرست ہذا	۲
نذر بارگاہ بشان امیر کبیر	۴
مبارک تاریخات	۵
آغاز	۹
اطلاع ضروری احتیاطاً	۱۰
معانی الفاظ متعلقہ سماع	۱۱
سرنامہ کتاب	۱۳
دیباچہ حمد باری تعالیٰ	۱۴
نعت و منقبت	۱۵
مدح بادشاہ وقت و وزیرش	۱۸
سبب تالیف کتاب و تعریف مرشد مصنف	۱۹
ذکر نام نہاد کتاب	۲۲
چند اسما و کتب سماعی	۲۳
روداد رسمی متعلقہ مقدمہ ہذا	۲۵
رباعی فرمودہ پیر و مرشد مدظلہ العالی مملو از معانی و مطالب عرفان	۲۶
قصیدہ شجری چشتیہ	۲۷
تمہید و تفصیل حصص کتاب ہذا	۲۹

اول آہنگ عقلی	۳۰
تشریح لفظ زمر	۳۳
غزلین مناسبت ساز	۳۴ و ۳۵
آہنگ دوم روایتی ذکر ابتدائی علم موسیقی	۳۶
فہرست سازہاے ممالک متفرقات	۴۲
ذکر پسندیدن مزامیر و سماع را پیغمبران علیہم السلام	۵۵
ابتہاج امام الحاوی رح و اشعار بوعلی قلندر رح	۶۳
حکایت شنیدن سماع مع المزامیر ابراہیم ع از ملایکہ	۶۹
فتاویٰ اباحت مزامیر بوثوق منطوق	۷۴
آہنگ سیوم دلایل احادیثی با ۲۰ حدیث	۷۶
مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات	۸۷
آہنگ چہارم ببرہان نصوص دو قسم اولا با ۱۳ نصوص کنایہ	۸۹ و ۹۰
قسم دوم نصوص صریحہ تفرقیہ با ۱۳ - آیات	۹۷
معذرت بدرگاہ الٰہی و خاتمہ کتاب	۱۰۵
تقریظات و قطعات تاریخات رسالہ ہذا از سخنوران	۱۰۷
دفع دخل ہاے مستقبل	۱۱۸
تمت بالخیر	۱۲۰
صحت نامہ کتاب	۱۲۱

نذر

بندہ وکرم تعالیٰ عز اسمہ چونکہ یہہ کتاب حالات ماب مطبوع ہو چکی ہے تو پہلے پہل اسکو مرشد صاحب و مرشدزادہ صاحب کے ملاحظہ میں لانا موجب برکت ہے شعر دل عزیز کو جانا ہی ہے تو جاتے دیجے خدا کرے کہ لگے پہلی وضعدار کے ہاتھ یا جسطرح ہمارے بزرگوں کا قاعدہ تہا کہ جو کوئی تصنیف کرتے وہ اولاً رئیسوں کو نظر کرکے مورد عنایت ہوتے تھے لہذا بہت ادب سے کمترین مصطفے چشتی صابری اس سرور صوفی تصنیف تازہ کو بہ پیشگاہ عالی جناب فلک رکاب مرشدزادہ صاحب بلند نگاہ نواب فیضماب امیر اکبر سر آسمانجاہ بہادر نبیسۂ خاص حضرت نظام بادشاہ دکن و ہم مدار المہام سلطنت دکن دام اقبالہم وحشمتہم - رئیس ممالک علاقہ پائیگاہ کو بطور ارمغان پیشکش کرکے عرض رسا ہے کہ ع برگ سبز است تحفۂ درویش ع گر قبول آید زہے عز و شرف - اس کمترین آبائی نمک خوار ریاست آصفیہ کی نذر قبول فرمائی جاوے تا عزت پاوے - پہلے ارادہ یہی تہی کہ یہہ چہپ جائے تا کہ بعض عام دوستداران ارباب چشت کو بہ حقیقت مزامیر سماع صوفیہ بذریعہ تحریری خدشات باقی نرہیں اور بملاحظہ اسکے فوراً ایسے وقت جواب سایلان کو دے سکیں - اور اب وہ تمنا ہے کہ عالیجناب اسکو قبول فرمائنگے - یہہ یادگار بطفیل مرشد عالی تبار جناب کے نام مبارک کے تا یوم القیام قایم رہیگی آمین آمین -

اردو

خوشی کے جشن مین ملک دکن مین — سر نو جان آئی ہے بہر یک
ردیفی حرف ہے سال جلوسی — کہ مظہر کو ملی دیوانی بارک ۲

مرہٹی

تیانا ماہمتا پر ونانگ الی — ۱۲۰۸ شالیہوان اٹہارا سمیر نواسی ہیک
دیکہیے کر سبے طلب دیوانی آئی — السن شالیوان اٹہارہ سو نومین

[illegible]

[illegible]

مبارکبادیان گاتے ہین مطرب — شنائی سازدف بجتے ہین طوطک
معظم عمر و اقبال اونکا ہو طول — دعا دے آمین کہتے ہین ملک تک

در ابتدای زمانه وزارت عالیجناب

این خیر خواه بدیعه

پیش نموده بود

دیگر تاریخ تہنیت تولد صاحبزادهٔ بلند اقبال گرامی نامی نواب معین الدین خان بہادر اطال الله عمره و اقباله ابن عالیجناب نواب صاحب حشمت انتسابی دام اقبالهم و نوالهم

ستارۂ امارت ۱۳۰۸ھ

ابیات

ثنا برب بہ محمد و آل و صحبت درود
وزیر ملک دکن را بچشم نور افزود

وزیر آنکہ کریم و جری خوش آئینست
بیا اسمش نیست محمد کہ مظہر دینست

زہے نبیرۂ خاص از فرید الدین جناب
ملک صفات ولی خوا امیر دہ القاب

خطش بداد بپسر خود بر و معین الدین
برائے ہر دو دعا گفتم بود آمین

بطفیل پنجتن و پیر خواجگان ہر آن
دعا ہمینست بخویشان حضرت سلطان

کبیر و عز و زر و حکم و عمر خضر و مراد
بفرح این پدر و پور را خدا داراد

سن محمدی عیسوی معظم جیست
بہ یک ہزار سہ صد ہشت ہجری النبویست

بلحاظ الفاظ ۱۳۰۸ھ
بلحاظ ہندسہ ٦١٨٩١

رباعے

طالع جو ہوا اختر اعظم خوش فال
برآئی ہیں آسمانکی پوری آمال
کہہ دل سے معظم بود نمائین بسیار
سنہ دی نشاط او نکو عمر او اقبال

۱۳۰۸ھ

مطلع

دائما قائم رہے یہ دیدہ چشم بہار
عہد مذہب اقبال روشن نیر اوج جاہ ہو

۱۳۰۸ھ

این ہم بلا خط علی بانیہ شدہ

من حال دل زار با خلق نخواهم گفت
لیکن قصه اگر گویم با چنگ و رباب اولی

هو المستعان

۲۳ پاره سوره زمر رکوع اول مین قوله تعالی ـ فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ط اولئک الذین هداهم الله واولئک هم اولوا الالباب

ترجمه پس خوشخبری دو بندون میرے کو جو سنتے هین قول کو وه که پیروی نیک کا می کرتے هین یه لوگ هین جنکو هدایت کیا الله نے اور یه لوگ وهی هین صاحبان عقل خالص کے

الحمد لله المنان درین آوان بهجت اقتران هذا رساله عجاله در اثبات سماع الاوتار و جواز استماع باخذ وافی براهین جلیه و کافی دلایل بوقلمون موسوم بنام تاریخی

یکے از تصنیفات یگانه آوان فرزانه زمان قدوة المحققین عالم شریعت و طریقت [illegible] محبوب التاریخ مکرم جناب مولوی سید میر معظم علی صاحب جعفری چشتی صابری کنیت ابو الفضایل متخلص معظم حیدرآبادی سلسله الهادی سابق مهتمم شیه اضلاع حال اهلکار محکمه [illegible] بیرون بلده سرکار دولت آصفیه دام اقبالهم باهتمام ابو الخیر محمد حبیب الرحمن قریشی وظیفه خوار سرکار عالی مطبع محبوب شاهی واقع [?] چشمه منحلات فرخنده بنیاد بلده حیدرآباد دکن بهر مذاق شایقین [?] نشان در سنه ۱۳۰۷ هجری زیور طبع پوشید ـ تاریخ طبع از طبع [illegible]

یکهزار و سه صد و نه هجری است ــ کاین رساله طبع ارغنونی بست

اطلاع

تحریرات صاحبان باصفا و شمائل باولا یہ رسالہ اس کے قبل جو نام
اور قطعات تاریخ سے مشہور ہے چھپ جاتا لیکن اس مؤلف کثیف
کا قصد تھا کہ بہ طبع خود مشمول اور چند تصنیفات ذاتی با بواب
متفرقات کے خاطر خواہ بعد و کافی یہ بھی طبع ہو جاوے اور تحفہ
تحریرات احباب بھی سلسلہ پیش ہو مگر باتفاق زمانہ وہ قابو بات نہ آیا
لہذا فی الحال بسبب تقاضائے دوستان بطور فقط چند ہی نسخہ مطبع نذیریہ
چھپوا لیے گئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بشرط حصول ارادہ اسعد کے
کر بار دوم معہ ملحقات اسکے کہیں ذخیرہ میں پڑے ہوئے چھاپے جاوینگے
ہو المعطی المقاصد۔

غور

قول سعدیؒ۔ سماع ای برادر بگویم کہ چیست۔ مگر مستمع را بدانم کہ کیست
قول سرمدؒ۔ سرمد غم عشق بوالہوس را نہ دہند۔ سوز دل پروانہ مگس را
ندہند۔ عمرے باید کہ یار آید بکنار۔ این دولت سرمد ہمہ کس را
ندہند۔ از مؤلف۔ اے برادر فقیری مشکل ہے یہ جانتا ہے جو صاحب فن ہے

احتیاط

فرضاً واجباً بضبط پنج تمامی امور شریعت و ما یتعلق بہا اعمال طریقت جائز
و درست ہوتے ہیں ورنہ بالکل بیفائدہ ہیں اگرچہ کہ السماع
حرکت القلوب الی عالم الغیوب ہے بشرطیکہ پیر کامل کا مرید ہو لیکن

ایسا ہو کہ ارباب چشت کے نام سے در پردہ بغرض حصول [illegible] نفسانی و
طرب دنیاوی عامی جہلا کے طور اشخاص ریائی سماع اور ایسا شغل
کریں اور بغواۃ کہیں کہ فقط یہہ کام نماز چہل سالہ [illegible] عبادت
ہے اور نماز عاشقان ترک وجود ہے اور [illegible] این ہمہ شستن و
برخاستن این نیست نماز + دل چو حاضر نبود ز نشستن بیکار چہ سود [illegible]
ہر کو بخرابات نشد بیدین است + زیرا کہ خرابات اصول دین است ع
کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست نہ خدا الک ست [illegible] بیزار از [illegible]
بیا بمذہب صوفی اگرچہ داری شک + کہ من خدایم من خدایم
من خدا + فارغم از کبر و کینہ و زہوا کہ چہ خوش گفت بہلول
فرخندہ فال + کہ من از خدا پیش بودم دو سال + وغیرہ وغیرہ کلام
عام ناگفتنی - تو یہہ سخت نادانی فضول و محض نماز [illegible] اور پہر صدقہ
ندیں زکوۃ نہ کہیں روزہ توڑیں وضو کا کوزہ پہینکیں [illegible]
مد نظر بجائیں بین الغوزہ پہر کہیں ہیں مرموزہ دین آموزہ تو
یہہ ہے بالکل نادرست پوزہ ریا کے شجر [illegible] ہم [illegible] این بود
شرع + زان بعد طریقت تعلی چون فرع + ہر گشت حقیقت [illegible]
معرفتش بار + بگیر این چہار چیز و بکن [illegible] دل ورع +

بیان معانی چند الفاظ متعلق سماع

سماع بمعنی راگ گانا سننا باجہ بجانا رقص کرنا وجد ہونا منتخب اللغات
وغیرہ سرود بمعنی سرودن الہام و سخن وغیرہ - از شمس اللغات وغیرہ

دف بمعنی مقام دل وسخن گفتن اندرار و برہان اللغات زمر بمعنی
خوبصورت وسخن آشکارا ازغیاث وشمس وغیرہ - صوفی بمعنے
پشمینہ پوش ونگاہدارندہ نفس خود را از خطرات بد آہنگ
بمعنی ہونہ ولی صدا - تیغ ساز - قصد - کنارہ حوض - خانہ صیفت
وقت - جلاجل بمعنے آواز رعد - کاسہ سر ناقوس بمعنے
یاد کردن مقام تفرقہ با صطلاح صوفیان - جذبہ کہ بحق تعالے
خبر کند و از خواب غفلت بیدار سازد - از شمس طرب
بمعنے انس حق تعالے - غنا بمعنے سرود یعنے سروش والہام کلام حق
شراب بمعنی عشق الہی مطرب بمعنے آگاہی دہندہ یعنے مرشد
ظرافت بمعنے ظاہر شدن انوار الہی درصورت راحت
بمعنے وجود امری کہ دل را تسکین دہد مسجد بمعنی تجلی جمالی استانہ
پیر منبر از منبر مشتق وسقا مسکہ بانجا چیزے نواختہ شود خرابات
بمعنی مرشد کامل و مدرسہ عشق او تعالے دف بمعنے طلب معشوق
کافر بمعنے پوشندہ کفر بمعنے عالم تفرقہ - خمار بمعنے باز آمدن مقام وصل
زنار بمعنے عبادت یقین وتاریکی ہم گفتہ اند بتخانہ بمعنے عالم
لاہوت ترسا بچہ بمعنے معشوق لاثانی مغبچہ بمعنے مرشد عالم نی
بمعنے قلم ونفس و درویش و وجود محمدی مست بمعنے اہل جذبہ
وتارک الدنیا -
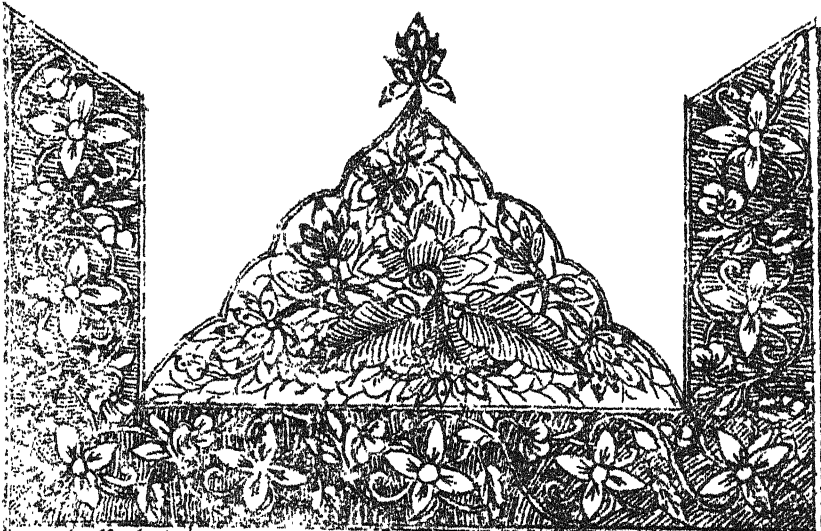
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد رسول
امین وآلہ الطاہرین واصحابہ المکرمین والعاقبۃ للمتقین

ایاک نعبد وایاک نستعین

خداوندا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی سے مدد چاہتے ہیں

ابیات

بعد آہنگ حمد و نعت نبی	گوش کن قول راسخ بے ذکی
مدحت آل و ذریات شان	وصف اصحابۂ الکبار بخوان
رحمت حق بران بواد سلام	رضی اللہ اجمعین تمام

داران که در علم و شرع و فخر دلی | خرقه پوش از محمد ست علی
از دل صدق خوان سلام و صلوٰة | استقامت بخواه از حضرات
پیروی کن بخواجگان چشت | تا بیابی براه سہل بہشت

زناران محفل احدیت و مطربان انجمن وحدت نغمه حمد رب مین مضراب زبان سے تار رباب نفس کو یون چہیڑتے ہین که کونین مین جو طنطنهٔ الہامی مخزن نفیس سے براتاہے وہ یاد حق کا موجب ہے

شعر — میرسد این ترانه از ہر سو ۔ نغمهٔ لا اله الا ہو ۔ اس لئے

عاشقان بارگاہ الہی نواے سارنگ پر وجد ہین۔ اور مغنیان مجلس صمدیت و سرودیان حلقه ربوبیت نے حلق مین زمزمهٔ ثناے باری کو پردهٔ شفتین سے اسطرح بجاتے ہین که دارین مین جو دبدبهٔ نہامی دہن تقدیس سے بلند ہوتاہے وہ ذکر رب کا سبب ہے لہذا یکبارگان درگاہ نامتناہی صداے دف و مردنگ پر سر بسجدہ ہین۔ ملا نورالدین

شعر — زبان را مطرب بزم دہن کرد ۔ نفس را دلکش ساز سخن کرد ۔ پر و خالی پرند از نغمهٔ دوست ۔ ببین دف را که چون بر می زند پوست ۔

بلبلان چمن ستایش یزدانی طاوس سینه سے ذکر ہمه اوست کا یه زمزمه کیا کرتے ہین که آدم و جن و دیو وغیرہ سے حق ستائیگی واجد بموجب ما عبدناک حق عبادتک ادا ہونا محال ہے

مولوی روم رحمه — صدان نے سازکے از نے شود ۔ وصف جانان از نے پارهٔ دل کے شود ۔ اور طائران گلشن سرکہیش ربانی ققنوس گلو سے

شغل جملہ از دست کا بایں ترانہ دم بھرتے ہیں کہ کل ملایک وحور و غلمان وغیرہ وغیرہ سے عمل سرائید کی ماجد بجب یا محمد پاک حق حمد لک پورا ہونا اشکال ہے خواجہ حافظ اسے بشنو کہ مطربان چمن راست کردہ اند + آہنگ چنگ بربط و تنبور و نامی ولے

نعت

اور دف نوازان درود نا محدود بزم توصیف سرور کائنات ختم الانبیاء رسالت ماب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہٖ۔ جنکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک اور قران پاک آیا ہے قطعہ۔ یا صاحب الجمال ویا سید البشر من وجھک المنیر لقد نور القمر لایمکن الثناء کما کان حقہ + بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر سے محمد سر وحدت ہے کوئی رمز اوسکی کیا جانے + شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے + انگشت شہادت سے دایرہ دم کے زیر و بم کو اسقدر گونجاتے ہین کہ انگشتیان صداے قانون شفاعت برطانیت آمیز ہین سے زبان از نغمہ نعت سرمست نفس از نال ودف دست بر دست + اور جلاجل جنبان تعریف آل محمدی و توصیف اصحاب نبوی جنکی شان مین اصحابی کالنجوم فی السماء الخ وارد ہے مرۃ وکرۃ سے بہر علی گرچہ محکم تسلیم + زعشق عمر نیز خالی نیم + ہمیدون درین قصر روشن دماغ + ابا بکر شمعست و عثمان چراغ

رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کے شوق اسیر ہین - سیما معتقدان ولایت
مآب طریقت آفتاب حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ شاہ ولایت
جنکے شان مین حدیث صادق ہے **من کنت مولاہ فعلی**
مولاہ الخ وجد کنان یون ترانہ ریز ہین **قطعہ** از مصنف سیر الاقطاب

کیا کوئی شان مرتضی جانے	قدر مولا کو بندہ کیا جانے
سجدا مظہر العجائب ہین	مصطفی جانے یا خدا جانے

اور غلامان اہل بیت اطہار ہین و ذریت اکرم مین اس طریقہ پر کمال
شوق بجالاتے ہین کہ بیشمار ہدایت اونکے رغبون حمایت کی تال پر
حالت انگیز ہین کہ اونکی شان مین یہ حدیث وارد ہے **اہل**
بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب الخ علیہم السلام - اور
خواجگان عظام صوفیان ذوی الاحترام مشایخان کرام رحمہم اللہ ان
اونپر ہو جیو کہ اونکے ذریعے سے بھکے ہوون کو سیدہی راہ نجات موافق
وابتغوا الیہ الوسیلۃ کے ملتے ہی علیہم الرحمۃ اجمعین - مثلث
بہ غزل زبدۃ الواصلین مرشد المرشد حق سرودش کرامت جوش
حضرت شاہ خاموش صاحب رحمۃ اللہ علیہ در شان قطب الاقطاب
آفتاب کرامت ماہ ولایت مآب حضرت خواجہ الولی الملقب بہ عطاے رسول
مقبول غریب نواز قدس اللہ سرہ العزیز **مثلث**

خاص لطف خدا معین الدین	مظہر کبریا معین الدین
دلبر مصطفی معین الدین	

کیا ہی رتبہ ہے آپکا اعلےٰ — ہمسر انبیا حبیب خدا

پیچو مرتضیٰ معین الدین

واہ نورانی چہرہ صل علےٰ — خط ہدا حبیب رخ پہ ہا

کون تمسا ہوا معین الدین

عرض فرمائے مری یہ قبول — ہے لقب آپکا عطای رسول

کیجیے مجھپر عطا معین الدین

دلمین دہیان آپکا گیا ہے جم — اسم اعظم تمہارا ہے ہردم

ہی وظیفہ مرا معین الدین

در پہ دربان ہون روز و شب قائم — مین ہون مشہور آپکا خادم

ہون برا یا بہلا معین الدین

جز تمہارے کوئی نہین مجھکو — اپنے درکے سوا کہین مجھکو

در بدر مت پہرا معین الدین

زشت عادات و کام ہے مجھکو — نفس شیطان کہ دام ہے مجھکو

جلد کیجیے رہا معین الدین

ہے معظم کو خادمی کا جوش — خوف دلمین نہ کچھ تو بس خاموش

ہے وسیلہ ترا معین الدین

سبحان اللہ تعالے وہی حضرات موصوف مصداق آیہ شریفہ
کے ہین والذین امنوا اشد حبا للہ یک زبان ہنا
و دو زبان قلم انکے وصف مین قاصر ہے کہ اونکی قدر خالق کو

یہی منحصر ہے و بس

اما بعد یہ خاکسار گنہگار ذرہ بیمقدار ہیچمیرز ہیچمدان و ناشاد
سید میر معظم علی جعفری تخلص منظم ... ساکن حیدرآباد دکن
آبائی ملازم سرکار عالی دام اقبالہم ابن مرحوم سید میر حسین علی قنبر
بیقدر تخلص نظامی مومن آبادی بخدمت حضرات ہندوستان صوفیان چشت
و مشائخان نیکو سرشت و اخوان مسلمانان متقیان راہ بہشت میں
باادب عرض رسا ہے کہ الحال بعہد ہمایون عہد عدالت گستر رعایا پرور
خاقان نامدار خدیو ذی وقار خردمند نامی سخندان سخن پسند ...
مرشد زادہ صاحب فخر خاندان حضرت نقشبند ذو الفضل والکمال
مورد عنایات قادر بیہمال سکندر حشمت قوی قدرت حضرت بندگان عالی
متعالی مد ظلہ العالی نواب میر محبوب علیخان نظام الملک آصفجاہ
بہادر ظل اللہ بادشاہ دکن القابہم اللہ رب ذو المنن ادام اللہ
اقبالہم و برکاتہم خلد اللہ سلطنتہم الی یوم التناد بحق ہادی العباد
والنبی وآلہ الامجاد - و بہمین زمانہ وزارت مآب منبع علم
و کمال مجمع جود و نوال رعیت نواز عدو گداز عادل زمان کہف
متوقعان فقرا یار امرا مددگار سلالۂ نقاوۂ خاندان ذوی الاحترام
شیخ الاسلام ہادی انام سراج ملت و دین حضرت فرید الحق والدین
یعنے نواب فیض مآب محمد مظہر الدین خان احسن القاب امیر کبیر
آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہم و حشمتہم

برب العباد و محمد وآلہ الامجاد۔

سبب تالیف

ایک روز کا ذکر ہے کہ ربیع الاول شریف کے مہینہ میں بمقام
بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد دکن صانہا اللہ عن الآفات
والفتن بعد ادائے نماز جمعہ خانقاہ شریف میں جناب قدوۃ السالکین
زبدۃ العارفین صاحب مکاشفہ ومشاہدہ مجمع علوم روحانی
مورد فیوض سبحانی گل گلدستہ بستان مصطفوی شمع شبستان
مرتضوی مرشد جمہور زمان وہادی کافہ اہل ایمان حامی
قطب زمان زائر بارگاہ طریقت ومعرفت پناہ مرشدنا ومولانا
حضرت سید ہاشم حسینی محمد شاہ صاحب قبلہ چشتی وصابری ادام اللہ ظلہم
الی یوم التناد وزاد اللہ برکاتہم بحق النبی وآلہ الامجاد سجادہ نشین
وہو ولی محرم اسرار جبروتی زبدۃ العاشقین قطب الواصلین حضرت سید
حسین الدین الحسینی والحسنی چشتی وصابری عرف شاہ خاموش صاحب
قدس اللہ سرہ العزیز کے شغل سماع بساز و نواز ہو رہا تھا جب کلام
لسان الغیب خواجہ حافظ شیراز ؎ رباب وچنگ بہ بانگ بلند
می گویند کہ گوش قلب بہ پیغام اہل راز کنید صاحبدلان سخن فہم
وعاشقان محبت خالق القدیر معنی فہم غیر شناس کو بتوجہ مرشد امجد
حالتیں انہیں ؎ حلاوتے عجبی در تبسم گشت پدید کہ از نے ولب
مطرب شکر بکام رسید یاد آلہی شوق وشفقت رہا بعد کچھ دیر کے

شیخ کمال الدین بن جعفر - قنیہ - مفتاح العاشقین - رشحات شریف
مناقب حافظیہ - تحفۃ القاضیۃ الطالبین - تحقیقات الصفا - شمائل اتقیا
شرح الاسماع - رسالہ شیخ جمال الدین طوسی - معدن المعانی
رسالہ تذکرہ - الہمہ مصنفہ سید محمد گیسو دراز خواجہ بندہ نواز
فتح البشیرا - شرح البزدوی مصنفہ خواجہ قاسم دمشقی - اتباع
مدارج النبوۃ - تکملہ - رسالہ رموز اولیین - بحر المعانی - طنطنۂ
دولت - کشف الاسرار مدارج النبوۃ رسالہ غوثیہ - اخبار الاخیار
مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی - فتح القدیر - مغنی ابن قدامہ
... نغمہ عشاق - نغمہ درد - زواجر مصنفہ شیخ حجر عسقلانی
مصنفہ حارث محاسبی - شرح دیوان حافظ - تصنیف مولانا شمس تبریزی
مثنوی مولوی روم - باغ ارم تصنیفات امیر خسرو - گلستان - بوستان
سعدی رحمۃ - شراب عرفان - فتح القدیر - مذاق العارفین - شرح
مشکلات الآثار - عینی - شرح عین العلم - رسالہ امام فخر الاسلام
حاشیہ درمختار - مقاصد - رسالہ قشیری - تذکرۃ المحمدیہ - جیرہ
انوار شافعی - روایت ذخیرہ - بدایع - مصابیح وسیلۃ النجات
کشف - رسالہ امام فخر الاسلام - مقالہ عبدالرحمن سلمی - شرح الکافی
بالمحمدیہ - مرآت العارفین - کیمیائے سعادت امام غزالی - کشف
المحجوب - احیاء العلوم غزالی رحمۃ - مسند امام حنبل رحمۃ - منتہ الاسماع
شیخ معمر - کتاب السماع مصنفہ حافظ محمد بن طاہر - اسماع علامہ شافعی

مقاصد الحسنی مصنفہ امام سخاوی بخاری۔ طحاوی۔ فوائد علاء سنجری
شرح معانی الآثار صحیحین تصنیف ابو طبری۔ رسالہ اباحت
السماع مصنفہ ابو الخیر عسقلانی تصنیف ابن جریح۔ تصنیف ابو طبری
عوارف۔ پرتو عشق فتوح الغیب۔ دلیل العارفین۔ انیس الارواح
قدسیہ انفاس نفیسہ۔ سلطان الاذکار۔ گلشن فردوس۔ ابر کرم
نور تجلی۔ حدیقۃ الاولیا۔ روضۃ الاصفیا۔ قصص الانبیا۔ بحر اسرار
حقیقت دیوان حضرت غوث الاعظم وغیرہ وغیرہ۔

علی ہذا القیاس بہت سے بزرگان دین نے اس بیاجہ کی
اباحت مین بہت کچھ فرمائے ہین۔ ایک فارسی رباعی
امیر خسرو رح کی آئندہ برموقع درج کیجائیگی جس کا مصرع
اخیر تن مین روح داخل ہونیکے باب مین یہہ ہے مصرع

در تن درتن درآ درآ درتن درتن

اور ایک ایسی ہی نادر رباعی فرمودہ حضرت مقدس
جس مین حقائق معانی و مطالب رنگارنگ درج ہین یہہ ہے

رباعی

یعنی که سرود دم نوازست

بخشش چیز و نوازنده و دم نوازنده

زان مردم دیده رقص سازست

وز پرده نیستی کشش دل دار

بلبان بسر آنکه خمر رازست

عرفانی مطلب اس رباعی کا شخص عارف کو معلوم ہے ظاہری معنی یہہ ہین رباعی اے سننے والے دیکھا دیکھہ تو کہ الفس کا سرود کون بجاتا ہے رباعی اس بجانے کے سبب سے دیدہ کے پتلیان ہر پل پھرتے ہین بلکہ دراصل ناچتے ہین رباعی سن سننے والے باطن مین اے دل عارف تو کس کام مین ہے بیان تو کر رباعی اے سننے والے گانے والے تعریف کر اوس کام کی اپنے ہونٹون سے کہ یہہ کیا اچھا بہید ہے سماع کا مطلب اے بندے دم کا سرود الہام سے بجتا ہے کہ اوسکی خوشی مستی سے دیدہ پر نور پھرتے ہین [illegible] نفسی تارون کا رباب بجز رب کے کون بجا سکتا ہے مصرعہ زندگی بہر یاد رب کے خوب ہے + الحاصل ہمہ اوست و بس باقی ہوس [illegible] یہہ قصیدہ قبل از مقدمہ سنائے جاتا ہے مختصر شجرہ قصیدہ خواجگان چشت کا + اسمین صابریون کے پیر آتا ہے شجرہ چشتیہ

قصیدہ

ذکر میرا روز و شب اللہ و بسم اللہ ہے ۔ لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ ہے

یا علیم یا کریم و یا ولی میرا یہہ ذکر ۔ روح و جان دلمین جاری حق زبانی یاد ہے

حق سے جبرئیل امین خرقہ محمد پر لائے ۔ وہ محمد انبیا کا جو کہ شاہنشاہ ہے

آل و اہل بیت اونکے صحبۃ الاخیار پر ۔ ہو سلام اس مرتضی پر جو ولی اللہ ہے

اوس ولی کو پہر عطا خرقہ ہوا حیدر سے ہے ۔ نیابتی بھی ہے اور داماد رسول اللہ ہے

شیر حق شاہ ولایت اشجع و افضل علی ۔ سب نے پائی فیض جس سے سو وہی درگاہ ہے

اوسکو با اولاد پاے حضرت حسنین نے اور دلق حیدری کو سمجھے سب دلخواہ ہے

بخشے دلق اپنا علی نے جب حسن بصری کو کہتے ہین کیا فیض و رحمہ خواجہ ذیجاہ ہے

بعد ازین حضرات ما ختمین حسب سلسلہ اک سی اک نے پایا نعمت اپنی خاطر خواہ ہے

خواجہ عبد الواحد و خواجہ فضیل با کرامات ابراہیم ادہم حذیفہ اور ہبیرہ واہ ہے

خواجہ علوی و بو اسحاق و ابی احمد نکو بو محمد ناصر الدین کی ہمین پرواہ ہے

خواجہ بو یوسف ہین دیگر خواجہ مودود خواجہ حاجی شریف عثمان رونق جاہ ہے

بعد ازان خواجہ معین الدین حسن حسب ندا خواجہ قطب الدین کاکی عاشق اللہ ہے

پھر فرید الدین علاء الدین صابر مقتدا اونکے پیر و خواجہ شمس الدین حق آگاہ ہے

پھر جلال الدین عبد الحق عارف احمد عزیز پھر محمد عارف و بن مہراب کا خواہ ہے

قطب عالم عبد قدوس امام عارفان پھر جلال الدین نظام الدین ستودہ راہ ہے

بو سعید اور شیخ صادق شیخ داود نکو بو المعالی سید بھیک اپنے عرفان خواہ ہے

پیر سالم سید اعظم پیر حافظ موسی اور شاہ خامش سید معین الدین ذیجاہ ہے

سب معبر اپنے ہین ہر حالت مین سرافراز رحمت اللہ علیہم کو خدا سے راہ ہے

اب جو ہین سجادہ صاحب اقدس و اعلی و با کرامت ہین فرشتہ خو خدا آگاہ ہے

سید عالی حسینی ہاشمی و فاطمی اپنا ہادی خواجہ و سید محمد شاہ ہے

فیض بخش لطف فرمائی بہر پیر و فقیر اونکی برکت کا نہایت شہرہ افواہ ہے

پیا مرشد کیا مقتدای چشتیو مین آفتاب بلکہ چودہ خانوادو مین شامل راہ ہے

اس وسیلہ سے دکھا دیجے مجھہ بھی مطلب جو حقیقت معرفت کی سیدھی بہتر راہ ہے

سرخرو رکھیو مجھکو ہر جا بہر آل مصطفی ہے معظم عاصی اللہ غفار تو اللہ ہے

جاننا چاہیے کہ جمع کرنا اس تقریر دلپذیر کا منحصر ہوا محض اصرار معترض
صاحب مسطور پر بطور یادگار ملاحظہ ارباب بصیرت منصف مزاج و پیران
طریقت کے لیے اگر بہ مجرد سے **الانسان مرکب بالخطاء والنسیان**
اس رسالہ مین کہین سہو وخطا واقع ہوی ہو تو امید ہے کہ اخوان الزمان
صحیح یا معاف اور بشرط حصول لطف مصنف کو دعاے خیر سے
یاد فرماینگے واجر پاینگے وبس وباﷲ التوفیق - یہ سخن تو
دلگیر ہے مگر دل سخت پذیر چاہیے شعر مرغان باغ مین مرے نالون کا
شور ہے - ہرچند مین ابھی قفس ناکشیدہ ہون -
یہ رسالہ نافعہ چہار آہنگ مین ترقیم وتقسیم کیا گیا ہے - آہنگ
کی لغت مین آلہ معنے ہین اور اس رسالہ مین بھی خصوص آلہ قسم کے
اصل یاجون کا بیان ہے جیسا کہ قطعہ مولانا شمس تبریز بر آہنگ دوم
مین مرقوم ہے لہذا مناسبتاً لفظ آہنگ سے اسکی تقسیم ہوئی ہے -
آہنگ اول بہ تفہیم عقلی **آہنگ دوم** بہ بیان روایتے
آہنگ سوم بدلیل حدیثی **آہنگ چہارم** بہ بیان نصوص
مودم چار اذواق این کتابت را بہ تلخیص بہ تفہیم و بہ ترتیب و بہ تجدید
و بہ تنصیص + اللہ تعالے جل شانہ خوانندون کو دل صاف اور سامعون
کو انصاف اور رسالہ کو دوری از اختلاف عطا فرماوے آمین آمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آہنگ اول تفہیم غنا

قطعہ بخشبی نغمہ دارو نیست عجب | بی تشوق سماع سودے نیست
ہوش را از مزہ کند غارت | عقل را با سماع زورے نیست

لغات میں سماع بکسر سین کے معنے گانا بجانا وجد ہونا
کے ہیں مخفی نرہے کہ سماع سننا بھی اہل دلوں کے لئے نزدیک علما
علما و صوفیان کرام کے جو مستغرق یاد عشق آلہی میں رہتے ہیں بیہ
خاص باعث محبت آلہی کا ہے بموجب اس حدیث کے اللّٰھم
ارزقنی حبک وحب من احبک وحب من تقربنی الی
حبک ترجمہ خداوندا مجکو روزی کر اپنی محبت اور اوسکی محبت
جو تجہ سے محبت رکھے اور اسکی محبت جو کہ مجکو تجہ سے قریب کرے
ف سماع نزدیک عارفون کے پاس نزدیک ان قریب حق سے ان چہار
دلیلون عقلی کتابی حدیثی نقلی سے ثابت ہوا ہے بلکہ ایک طرح کی
عبادت ہے اور باتی اوسکے قلب و خیال اوتار انبساط لازم ہے کیونکہ اونکا
جز سماع میں شامل ہے معنے و مطلب اور راگ بغیر باجے کے محض بے لطف
اور روکہا ہے جیسا کہ طعام بے نمک و نان خورش کے بے مزہ ہوتا ہے چنانچہ
المثل فی الکلام کالملح فی الطعام زبان زد انام ہے - ان لفظ
عربی فارسی مطرب اوتار اور نغمہ کی تعریف یہہ ہے کہ کوئی شئے کسی شئے پر
زد یا مس یا دستگی کشیدگی کرے اور اس سے بالارادہ یا بغیر ارادہ
وزن یا کسی قسم کی آواز پیدا ہو -

ابتداء آفرینش مین جب کہ قادر مطلق جل شانہ وعم نوالہ نے قلم کو
لوح محفوظ پر کن لکہنے کا حکم فرمایا تو سنا ہی اوسکے فوراً فیکون پیدا
ہوگیا - یہہ ذریعہ تہا قلم کی آواز کا جو لوح پر شے کا کلک سے بخوشی
پیدا ہوئی - روح قالب آدم مین نہ آتی مگر بذریعہ صداء عجیب کے
بچہ کو جب گہوارہ مین سلاتے ہین تو رسن اور قلابون کی خوش
آواز سے اوسکی روح فرحناک آرام پاتی ہے - سجدون مین روشنی
کے جہاڑون کی بلوری پہلیان ہوا سے جنبش کہا کے آواز بہشت سے
گویان ہوتے ہین - جلاجل برگ درختان بصد ہوا ترانہ ریز ہوتے ہین
سعدی سہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقی دفتریست
معرفت کردگار + باران رحمت باری برسنے کے وقت نقارہ رعد مین
دیکہو کس قدر پرورشی مخلوق کی آواز نکلتی ہے اور دریا کا شور ریل او
اگنبوٹ بل جہاز وغیرہ بسبب برآمد آواز کی منزل مقصود کو پہنچتے ہین
کلہم صداؤن کا پیدا ہونا ظاہر اکام آب آتش باد خاک کا معلوم ہوتا ہے
لیکن باطن مین بفحواے لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ
یہہ سب کام قادر مطلق کے ہین - پہر وہ باجا کہ جس سے دل و دماغ یاد و
محبت الہی مین رجوع ہو سکتے ہین کیونکر اوسکا سننا بیجا ہوگا
مرزا بیدل عبد القادر رحمہ - عقل گر باشد کتاب و نسخہ ہم درکار نیست + چشم
بکشا دن زمین تا آسمان فہمیدنیست + اکثر خاصان خدا بلکہ پیغمبر ہی
بکریان اور اونٹ چراتے ہین اور چراتے وقت جانورون کو بہلانے

مین بند کرکے متصل اوسکے زیتون یا بیر کی لکڑ یکا سرود حمد و نعت کے
الفاظ نکلتے ہوسے چار گھڑی تک بجائین پھر چند وقفہ کے بعد کھولکر دیکھین
تو کیسے کیسے نقش قدرتی تحریر نما اوس شکر پر نمودار نظر آتے ہین
عام لوگ اس کو طلسم سمجھینگے مگر درحقیقت صرف حمد و نعت کے الفاظ
بجانیکا یہہ اثر ہیے ورنہ یہہ امکان محال ہے - یہہ مجربات حضرت شیخ
شرف الدین رحمۃ سے ہے - زمر کے لفظ کو قلب سے دیکھین
تو رمز نکلتا ہے زمر کے معنے باجا بجانیکے ہوتے ہین فالحاصل
صورت زمر خوب ہے - اور طب مین بہی باجا سننا باعث صحت
وصفاے قلب و دماغ ہے - اور کتاب درمختار باب الت عادت
صفحہ (۲۵۵) مین اس قول کی تائید لکھی ہے اس راز پر
خیال کیا جاے کہ اگر حیوانات مثل گوسفند اونٹ سرن میمون تیتر
ریچہ بیل طوطی مینا طاوس چنڈول وغیرہ کے سامنے کوئی باجا بجایا
جاتا ہے تو کسقدر خوش ہوتے ہین اونہین تو بجز شکر حمد الہی کے
اور خیال کا ذکر ہے نہین (دوہرا)

نات مین بس مرگ ہیلائین | ترمونہہ مین بیک رہجائین
سے
نات مین باجا سنکے ہرن چوکڑی بہول جاتے مین | اور شتقیاز سنکے فوراً فریفتہ ہوتے ہین

بہلا اسکے مذاق باطنی کا اثر انسان اشرف المخلوقات پر کیونکر نہ
ہوگا فی الجملہ حالت اور رقص باجے سے اکثر متعلق ہے - چنانچہ
زمر ناکم فلم ترقصوا معروف ہے اسکا پورا پورا حال واقف

علم سیمیا کو حاصل ہے۔ سعدی نے کہا ہے شتر بر حدا اسے عرب
کہ چون نشن برقص اندر آرد طرب + سماعست اگر عشق داری و شورہ
نہ مطرب کہ آواز پاسے ستور ۔ غرض کہ اسی ہی ساز و نواز مین
سے خندہ گریہ شور رعشہ رقصہ ولولہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے سماع
کیا ہے فہمندون کے لئے یک کرشمہ ہے اور یہی غور چاہیئے کہ
دید کا آئینہ تو دیکھتے ہو سمع کا آبگینہ یہ ہے سنو + جب کسی
عمارت مثل گنبد یا مسجد یا خانقاہ یا چاہ وغیرہ مین جا کے باتین کرین
یا پکارین تو کیسی اچھی آواز سے جواب ملتا ہے اور ساتھ ہی اسکے
گونجتی ہوی سمائی صدا مثل باجے کے پیدا ہوتی ہے کہ انسان
اکثر مکرر سکر اوسپر کان دیتا ہے تو اوسکو بہی بہر حال یک قدرتی
نزہ سمجہنا چاہیئے اگر ہمہ اوست کا مسئلہ تخیل ہے تو مطلب حاصل
ورنہ تحقیقین بہت ہین ۔ غزل حضرت معین الدین شاہ خاموش صاحب
قدس سرہٗ ۔

غزل

رخ و نگار خط و حسن و عکس ہمہ اوست
زمطرب طرب انگیز این بگوش آمد

حدیث عاشق و معشوق و سخن ہمہ اوست
شارد نغمہ و ساز و تنن تنن ہمہ اوست

جمال غمزہ لیلی و یوسف و شیرین
صدای قیس و زلیخا و کوہکن ہمہ اوست

محمد عربی موسی خلیل و مسیح
حسن حسین علی شاہ بت شکن ہمہ اوست

طریق چشتی چو گردید شیوہ تسلیم
بصوفیان کہ ہمون بیب انجمن ہمہ اوست

شراب خانه و دیر و حرم یکسانست | که رند مشرب و زاهد و برهمن همه اوست
ز سوز سینهٔ گریان که آیها العشاق | ز رشته سبحه خاموش در دکن همه اوست

اور بھی سنو روح ایک لطیف شئے ہے اور خوش آواز مزامیر کی بھی لطیف
ہے لہذا جنس سے جنس کو محبت ہو کے سرور و لطف آتا ہے مصرعہ
کبوتر با کبوتر باز با باز + کند ہم جنس با ہم جنس پرواز + الجنس مع
الجنس والانس مع الانس   اور بھی سنو جماع حرام نہیں ہے
مگر غیر نکاح سے ویسا ہی مزامیر اچھے حرام نہیں مگر غیر مشروع سے
لیکن خاص باجے وہ ہوں جو کفار کے دیولوں اور بتکدہ میں شعار ہو کر
استعمال کرتے ہوں انکی تمیز آئندہ بتلادی جائیگی۔ گھنٹہ گھڑیال بجانا
سننا منع نہیں کہ اوقات نماز روزہ وغیرہ اس سے معلوم اور
کارروائی کاروبارات منتظم ہوتے ہیں اور ستو باجا بجوانا
سننا اگر مناسب نہوتا تو سب بادشاہان اسلام عرب و عجم وغیرہ
نوبت نقارے جو گھڑے دلیر ہوں بلکہ آستانوں درگاہوں مقدسہ
دروازوں پر شب و روز پنج وقتہ وغیرہ جایز نہ رکھتے اس قرینہ سے
بھی وہ قرین جواز ہے۔ اس کا سنو اکار سماز ہتے۔

غزل مولف

غزل اے دستان بجانے والے | گائے جا او میاں قوال بجانے والے
ای نوازنده مری وجد کو کیا دیکھتا ہے | کر نوازش تو بہر حال بجانے والے
استجار گجان دیکھ و کہتا ہے ستار | دون کو چھیڑ تو بنجال بجانے والے

ہوئیں ہم کو یا تین ہم پر ترے سامنے شاید ‏ ‏ یہ نہیں بازیٔ اطفال بجانے والے

جنت میں وصل ہے سو گئے پیر اللہ کرے ‏ ‏ سو ڈن مرغا اور گہڑیال بجانے والے

کبھی چنگ نے جلایا کبھی تنبا پنے غرقاب ‏ ‏ پہر جلا جنکو ای چہپال بجانے والے

جا بجا تو ہیں بیچ ساد ہو چہ یہی غور کرین ‏ ‏ دہی ہین عرس مین گہڑتال بجانے والے

سنتے سنتے نے کئے سرخوش دکھو شہر پہ خنین ‏ ‏ خوبرو ساقی ز خوشتال بجانے والے

مرے جیتے ہیں جو دف تو تجہ کو جانتے ہیں ‏ ‏ ناز و انداز سے خلخال بجانے والے

رقص عاشق کرین کس پہ بتا و مطرب ‏ ‏ ہے انوکہی ترے ہر چال بجانے والے

مے معظم بیو بیس رمضان گنہ خوشکا سے پہرا ‏ ‏ ڈہل غرۂ شوال بجانے والے

آہنگ دوم روایتی

قطعہ مولانا شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

ہین اشتغال از برا اہل شایان ہمیشہ ‏ ‏ فتصفیق و فتقلیس و تکبیر و فتزمیر

کسے سنت عشق الٰہی باشد انکس بہشت ‏ ‏ فتسمیع و تہلیل ہم فتنبر و فتن غنیہ

ترجمہ دو مصرع عربی کا یہہ ہے ـ عاشقونکو حالت یاد الٰہی مین تالی بجانا سننا اور دف بجانا سننا اور چٹکی بجانا سننا اور سیٹی اور راگ اور جہانجہ بجیرہ اور تنبورہ اور شہنائی بجاتے سننا یہہ سب مباح ہے بطریق طریقت کے ـ گر تو خواہی یافتن راز و نیاز گوش دل را جانب سوی ساز ساز ـ

ابتدائے علم موسیقی

توریت مین یون بیان لکہا ہے کہ امر الٰہی سے موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور کے

تھی سنتا تھا جسکو اوسمین سے پیدا ہوتے تھے رات کو جوش سے نکالتا تھا
حکم ہوا کہ اسے موسیقی کہتے ہین ان آوازون کو یاد رکھو چنانچہ
اس علم کا نام موسیقی رکھا گیا در اصل خود شعرا نے موسیقی کا
نام موسیقار رکھا آگے اس سے آہنگ چہارم مین مفصل ذکر کیا جائیگا
اور اسیطرح ملا نور الدین بحوالہ روایت مولوی فخر رازی کے
بیان کرتے ہین کہ حکیم فیثاغورث شاگرد سلیمان پیغمبر علیہ
السلام نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ کوئی بزرگ فرماتے ہین
کہ صبح کو دریا کے کنارے پر جا وہان کوئی علم تازہ تجکو معلوم
ہو جائیگا پس حسب حکم وہ وہان گیا تو آہنگرون کے ہتوڑونکی
آواز زیل و بم کی پیدا ہوتی تھی سُنا اور پھر اوسنے حسب الحکم
ہونا ہر قسمکی آوازون کا دریافت کرکے اون صوتون کو اپنے
حفظ کر لیا اور اون صوتون کے وزن پر قصیدے وعظ و
نصائح ترتیب دیکے بنی اسرائیلون کی مجلس مین بطرز آہنگ
زیل و بم پڑھا تو سامعین پر نغمہ کے تصرف سے ایسا اثر پہنچا کہ وہ
از خود رفتہ و نہایت راغب و ہدایت یاب ہوگئے۔ اور پھر بعد چند
زمانہ کے حکماے یونان نے بربنائے سیر آفتاب بہ دوازدہ بروج
بارہ طرح کے راگ ایجاد کرکے خیالون کو وسعت دیتے یہان تک کہ
بلحاظ ایام سال کے (۳۶۵) تین سو پینسٹھ راگنیان نکالی
گئین اور پھر ملا ظہیر الدین نے فاریابی مشہور بزرگ نے دیوان

طیر قاریابی + در کعبہ بہ زود گر بیابی + مرادی ہست کہ موسیقار بضم اول
یک مرغ کا نام ہے - مولوی روم نے فرمایا ہے اگر موسی نیم
موشکیچہ ہیچیم + درون سینہ موسیقار دارم + کہتے ہین اوسکی منقار مین
بہت سوراخ ہوتے ہین اور ہر سوراخ سے ہر طرح کی آواز ہین
نکلتے ہین اسی بنا پر حکمای یونان نے تین سو ساٹھ راگنی اور
باجے بہی مرتب کئے ہین - تو اب یہہ امر متحقق ہوا کہ اصل اول
توصیت ہے اور پیدا کیگئی ہے

تاریخ مصر مین مولوی غلام فاروق صاحب شافعی سے منقول ہے
کہ لقمان پیغمبر علیہ السلام جنکی شان مین و اتینا لقمان الحکمۃ
قرآن مجید مین آیا ہے وہ راہ صحرا مین کہیں جا رہے تہے تو بانس بن
مین سے ایک گذر کی آواز آتی ہے اور عربی مین گذر کے معنی بہرے
کے ہین - تب لقمان متعجب ہوکے غور کئے کہ یہہ خطاب بہرے کا کون
کسکے جانب کر رہا ہے تفحص کامل سے پایا کہ درختان بانس سے
باہم گہسے جا کے یہہ آواز نکلتی ہے تب حضرت لقمان نے بعلم پیغمبری
پہچان لئے کہ اسمین کچھ مصلحت الہی شامل ہے - پہر اوس بن کو
کاٹکر لائے وقت ہوا اوس درخت نے لقمان سے باتین کین -
بعد ازان بہت کچہ تدبیر سے اوسکے سوراخین ہونگے تو صداے
تازہ جیسے بیس زبان اور سوراخین کر کے الغوزہ بنائے جسکو
عربی مین بدروف کہتے ہین اور نہین آواز کے عرفان کی صد

ہو وہی عارف کو اس کا لطف حاصل ہے چنانچہ مولوی روم ابتدائے
مثنوی مین فرماتے ہین ع بشنو از نے چون حکایت می کند + وز
جدائی ہا شکایت می کند + کز نیستان تا مرا ببریده اند + وز نفیرم
مرد و زن نالیده اند + علی ہذا اور بہت اسی قسم کے ابیات
مثنوی شریف مین درج ہین - سمجھنا چاہئے کہ پیغمبرون کی چیز
سمجھ کے نکالی ہوئی بد کیونکر ہو سکے - اگر مزمار اوتار بد ہوتا تو علما
نکلوا دیتے اور ضرب اوسکو ہرگز رواج نہ دیتے بلکہ یک قلم ترک کرتے
اور چھوڑنے کو تقید ہوتی تاریخ تالیف سے ہویدا ہے کہ کمابیش
سنہ عیسوی مطابق سنہ ہجری ملک کشتو سطہ عراق مین مسمی
شاہ کمال الدین یافعی کاریگر ستار صوفی منش تلمیذ حافظ ابن حجر نے
بوجہ استعداد و یادگیری شغل الٰہی یک قسم کا صندوق اوزار مزمار و اوتار
انبار نواز نده الہام خواب سے ایجاد کیا تھا اور اسکا نام (صندوق
جذب الاصوات) رکھا گیا تھا اس سبب سے کہ ہر کہین قوال و نوازنده
میسر نہین ہوتے - تو جہان کہین اوسکے سر مین شوق حمد الٰہی پیدا
ہوتا اوسکو سماع مزمار اوتار سننا منظور ہوتا تو وہان وہ صندوق
حسب ترتیب کھول دیتا پھر اوسمین جو صدائین راگ کی اولا بند کی
گئی ہوتے تھے بترکیب وہی صدائین نکلتین اور سنائی دیتین تو اوسکو
سنکے وہ شخص اپنے حال معاینہ و مشاہدہ قدرت ایزد ذوالجلال
مین مشغول رہتا - بعد انتقال ستار کے اوسکے شاگرد نے نا نوشتہ

داود کو اور اسمعیل پیغمبر کو علم تحریر حروف وغیرہ کو دانائی
تختیان تبلا دیکے سکہلایا پہر اوس سے شدہ شدہ عام
ذریعے کہ سب نے سیکھ لیا۔ اس بنا پر یہ اعتراض بہی لازم آیا
کہ وہ صندوق دستکاری عیسائیون کی ہو یا موسائیون کی
متاع خوش نہ ہر دو کان کہ باشد ہتے ہین کہ اسکے سننے والے
بیخود رہتے ہین دیکہو تاثیر مزامیر۔ اور بہی تواریخ مین ہے
داؤد پیغمبر کو جو سماع دفرمار کو نہایت پسند کرتے تھے اور
کہ بدون جنبش آتش کے ہانہین آہن موم بنجاتا تہا عطا تہا اور بوقت
وجد زرہ اپنی پشت پر مارتے تو آواز خوش پیدا ہوتی تہی
ابتک بہی بیت المقدس شام جروزلم وغیرہ ملک کے طرف
زری باجا رایج ہے کہ فقرا اوسکو بجا کے مانگتے ہین اور
خاص وعام پر ظاہر ہے کہ ایام حج شریف حجاج بیت الحرام دو
زرنگار شاندار ایک تو محمل ام المومنین حضرت عایشہ اور دوسرا
محمل جناب رسالت مآب صلعم کا قرار دیکے بارادہ قبول حج
شام کے ساتھ اور دیگر قافلہ مصر کے ہمراہ نہایت تزک و
درود شریف مولود پڑہتے باجا بجاتے لاکر مجمع کثیر شہر مین
طواف وزیارت کے اور پہر وہین جاسے محفوظہ مین چڑہاتے
اور حجازی و مکی و مدنی ہمیشہ افضل دنون مین راگ سنتے ہین
بہی باجہ مباح ٹہرا کتاب مغنی مصنفہ سالک ابن قیامہ اور

تنبیہ الطرا امیر مصنفہ حضرت علامہ قطب الدین بصری رحمۃ سے چند باجون کی فہرست مع اونکے حکم کے نقل کیجاتی ہے بترجمہ زبان اردو - دوسرا کیا ہی شہا ہے دیکہو ساذ ہوا ہند باجا بجتا ہے ۞ اس ہند مین لاکہون باجے اسکو نہین کوئی بہتا ہے ۞ اس ہند کو جو کوئی حسن لے رتیت سے سنا نہتا ہے ۞ پہلے جیمین چیند ادیکہے جگمگ جگمگ کرتا ہے ۞

فہرست عرب عجم یورپ ہند وغیرہ کے باجون کی

نام باجہ	حکم شرعی	کیفیت اونکی
۱	۲	۳
ارغنون	درست	اسمین اقسام کی آواز ہے شارحان متاخرین کو سکوت ہے ارگن یہی ہے -
الغوزہ	طبعی	عروب وغیرہ بجاتے ہین -
اہینگ	"	مندرجہ تصنیفات ملک محمد جائسی رح
آہنگ پہ وغیرہ	مختلف	لوہے کی پہلیان ہوتی ہین ہندو رتین مین بجاتے ہین
انبیرلی	"	مندرجہ تصنیفات ملک محمد جائسی رح
ہیئی اشتنگ	مکروہ	ناک مین نلی رکہہ کے ہنر سیلا سیکو بیدپر بجاتے ہین
بین	طبعی	تو بنہ مین لکڑین تار لگے ہوتے عامی لوگ بجاتے ہین -

بوق	جائز	فقط جنگ جہاد میں۔
بہرین	״	مندرجہ تصنیف ملک محمد۔
بلبان	״	یہہ تاروںکا باجا کابلی اسکی سے آواز بلبل کی آتی ہے
بونگہ	مکروہ	یہہ ہندی نام ہے ہنود اسکو لیکا بہم پہنچاتے ہیں
بربط	درست	یہہ ریشمی تاروںکا باجا عراقی بجاتے ہیں عرب اسکو عود کہتے ہیں
بگل	لغو	یہہ اختراع نصارا سے فقط فوج میں بجایا کرتے ہیں
بانسری	مختلف	ہند کے جنگلی لوگ جانوروں کے لیے استعمال کو مقرر کئے ہیں۔
پناٹک	״	مندرجہ تصنیف ملک محمد جائسی۔
پیاتہ	لہو	یہہ ہندوقی تاروںکا باجہ زنخے پیر بیٹھکے بجاتے ہیں غیر مہذب ہے۔
پونگی	حرام	اکثر شعبدہ گر بجاتے ہیں تونبہ سے بنی ہے۔
پکھاوج	طبعی	قسم ڈہل ہے۔
پہستن	״	مانند طبلہ وغیرہ قسم پوست منڈھی ہی چیز ہے
تاشہ	مباح	کیونکہ یک رخی منڈھا ہوا مانند ڈفلی کے ہے۔
تنتنہ	نادرست	ہنود اکثر مرثیے بجاتے ہیں۔
تنبور	حرام	کیونکہ یہہ باجا ویسا ہی فوجوں میں بجتا ہے جیسے نجی دل
تنبورہ	درست	یہہ نقلیہ ستارہ دکتارہ کی ہے۔

ٹھنک	لہو	یعنی پتلی سیٹی دار اطفال بجاتے ہین۔
تورا	"	مندرجہ تصنیف ملک محمد جائسی۔
شہری	شناعت	یہہ وہ تختک پارہ ہوتا ہیکہ ہرکاری بجاتے ہین۔
ٹکٹکی	لہو	اطفال بجاتے اور ہرکاری حکم سنانے کام آتی ہے
ث		
چھانجھ	جائز	بقول امام فخر الدین اگر شریک دف ہو۔
جرس	لغو	فقط جانورون کے اشارہ وغیرہ کو کام کی۔
جلترن	طبعی	کانچ کے پیالی پانی بہرے اسکو ثقہ لوگ
"	"	پسند کرتے ہین۔
جنتر	مکروہ	ہندو اکثر بجاتے ہین اسمین تار لگے ہوتے ہین
جرس سود	حرام	گھنٹی کے اطراف گھسنے سے اواز پیدا ہوتی ہے
"	"	بیراگی جنگم بجاتے ہین۔
جھرداون	×	یہہ ہندوستان مین یک قسم کا باجا ہے۔
ہ		
چغانہ	طبعی	یہہ لفظ فارسی ہے لکڑی مین پیتار بندہی رہتے ہین
چنگ	درست	اکثر سقے ڈولونمین اور شہسوار گھوڑونکے
"	"	پاؤنمین ڈالتے ہین

″	″	بجاتے ہیں ولایت میں مروج ہے [illegible] اسکی [illegible]
″	″	صفحہ ۲۹ و [illegible] میں [illegible]
قصب	درست	یہ عربی [illegible] کے قسم [illegible] جاتے
قانون	مختلف	یہ صندوقی باجا [illegible] بلکہ [illegible] میں
قرنا	درست	یہ بجی تلہ فقط نوبت کے ساتھہ اور جنگ میں
قنبوس	طبعی	عرب لوگ گاہ گاہ خوش طبعی کو بجاتے ہیں تانت کے
″	″	تار دونکا ہوتا ہے کنبوس یہی ہے -
کینگری	طبعی	یہ نلی کا باجا چوبی ہے بیراگی سنیاسی بجاتے ہیں
کہرتال	مکروہ	دو ٹکڑے لکڑی کے گہنگرو دار ہیں فقیر لوگ ہاتھ سے بجاتے
کمانچہ	طبعی	مانند سارنگ ایران توران میں رواج ہے فقرا بجاتے ہیں
″	″	
کانسرتینہ	″	یہ انگریزی نام کا کاغذی مشکل دار پردہ دار
″	″	باجا شاق سے سننا مضائقہ نہیں -
گرزرفاعی	درست	تو ہے لیکن جسم میں مارلینا درست نہیں فقط بجانا کافی
گہنگرو	مکروہ	اکثر فاسقوں اور زنان رقصندہ میں رواج ہے

نفیری	جائز	یہ یک قسم کی نائے ہے جو وقت سفر قافلے میں بجتی ہے
نے	درست	اصل زمری ہے اور اسکے شاخین ہیں ع بشنو از نے چون حکایت میکند
ناقوس	+	یہ ہندی مین سنکھ اسکو گرجا دیولون مین کسی موقعا تھین بجاتے ہین
ناؤ	.	از ملک محمد جائسی
نقارہ	درست	جنگ وغیرہ ہر حال مین سب وثاقو سے
نرناے	مثل و نادرستا	" " باستعمال جرات
نوبت	درست	بادشاہ امرا وغیرہ کے درگاہ استانہ پر
تو امشک	"	مشکیزہ مین ہوا بھر کے اوسکے مونہہ سے نوا خوش نکلتی ہے
ہارپ	درست	یہ عبری نام کا باجا تارونکا شکل مثلث ہوتا ہے داؤد ع بجاتے تھے
ہارمونیم	طبیعی	یہ صندوقی باجا انگریزی ایجاد سے کرسی پر بیٹھ کے بجاتے ہین اسمین چرم اور پردے لگے رہتے ہین

ہلکی	مکروہ	ونیز اکثر کہتے ہین اکثر دیہات قصبات دکن مین زمیندار حاکم بجواتے ہین۔
ہُڑک	″	یہہ یک قسم کا مزمار ہے رسالہ مفید الشعرا صفحہ (۵۲) مین درج ہے۔
″	″	
یراع	طبعی	عرب بجاتے خوشی طبعی کو۔
یکتارہ	مباح	چونکہ حبشی ابتدای اسلام سے طنبور بجاتی ہین

یہہ تفصیل مباح غیر مباح باجون کی بتلائی توگئی لیکن اسمین اور یک باریکی ہے وہ یہہ کہ بجاتے مین گت ٹہیکہ چالی انداز خاص صلحائی پر استعمال ہوی نکہ عامی طور بازاری طرح ہو۔ فی الجملہ انمین سے جو دلچسپ بجب آیہ لا تسمع فیہا لاغیہ کے مطربان خوش ادا وخوش نواز سے عمل پیرائی چاہیئے مگر اس فہرست کے اکثر باجے فقط دریوزہ گرون سے مناسبت رکہتے ہین۔
کتاب سوانح ابدال مین حضرت مخدوم جہانگرد سے جو [illegible] مین رحلت کئے منقول ہے کہ یک زمانہ مین کوی بندر درخت پر سے کودا اور اوسکی انت پہٹکر ایک دوسری شاخ پر چمٹ کر خشک ہوگئی پہر بذریعہ باد لصدمۂ نوک شاخ دیگر اوسمین سے آواز خوش پیدا ہوئی تب اوسکو دیکہہ سن کے اول

امیر خسرو صاحب نے جو ۷۲۵ھ مین انتقال کئے رباب نکالا اور پہیم
ستار جسمین کیا کیا عاشقانہ الہامی ترانے پیدا ہوئے ہین سے
خیر نیست این خشک مغز و خشک پوست + بہتر انہ کو میرسد آواز
دوست + ثقہ فرماتے ہین کہ روح جسم انسان مین بذریعہ صوت
آئی ہے - چنانچہ اسیکا بیان مین امیر خسرو ہ اور دوسرے
یک وثقہ سے حسب آیہ خلق الانسان من صلصال الخ
کے یعنے بنایا انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے اور اونہون نے
اپنی تصنیف مین یہہ رباعی بہی اسیکی بارہ مین فرمایا ہے رباعی
آندم کہ روح پاک آدم بہ بدن + گفتند درانمی شد از ترس بتن
خواندند ملایکان بہ لحن داؤد درتن درتن درآ درآ درتن درتن
اونکی ستار آموزی کے نغمہ فارسی مین ابتدائی یہی لفظ ہین
حافظ عماد الدین کاشغری کتاب ادراک المبسوط نین لکہتے ہین
کہ حسین نامی ایک دہنیا جسکے باپ کا نام منصور ملک عراق مین
رہتا تہا عارف کامل بحیداو اصل اشتغال باطنی مین غلو انگیز کروز
روئی دہنک رہا تہا تو دو مصرع بکہ وزن پر این رب این رب
(رب رب رب رب) کی آواز نکلنی شروع ہوتی سنا تب
اوس نداف نے جو باپ کے نام سے پکارا جاتا تہا اوس کمان کی
آواز پہچان کے عقل سے اوس کمان کی شکل پہ ایک رباب نما
بنایا اور بجانے بجاتے جالیت وجد مین ہے وحدت سی سرشار ہوا

اِنَا رَبٌّ اِنَا رَبٌّ بمعنی تحقیق کہ ایک رب ہے کہتے کہتے محو عشق مین بسبیل تعجیل بلفظ متحد المعنی انا الحق انا الحق کہ اس لفظ کی معنی بھی (تحقیق کہ حق حق ہے) ہوتی مین اوسکی زبان سے نکلنا شروع ہوگیا - یہہ قصہ مشہور ہے کہ بلحاظ شریعت اوسکو ۳۰۵ھ مین دار پر چڑہا دئے پہر بھی اوسکی لاش اور خاک سے وہی آواز نکلتی تھی غرض کہ عاشقان خدا کو باجے مین یون وصل کا مزہ ملتا ہے اور رباب اوس ہی عاشق رب کا ایجاد ہے پہر کیون ایراد ہے ایک روایت یون بھی ہے کہ عین الحق نامی منصور کی بہن تھی نہایت عارفہ کاملہ اونکو منصور نے جنگل مین جا دیکہا کہ خواہر فرشتہ کے ہات سے یک پیالہ لیکے نوش فرمائین منصور نے دوڑکے اصرار مانگا آخر بعد جد و کد اوس جام کا ذُرد ملا ملتے پیتے ہی بہن کا نام عین الحق لینا شروع کیا یہان تک کہ شراب وحدت کی کثرت استعمال سے انا الحق کہنا شروع کردیا اور دار پر چڑہ گیا السماع مباح لاہلہ لا لغیرہ - پس تحقیق ہے کہ سب حضرات چشت سماع سننے کے اہل ہیں - حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمت اللہ علیہ کہ اکابر علماء سنت سے ہین - کتاب عوارف مین فرماتے ہین کہ السماع یستجلب رحمۃ اللہ الکریم کہ سماع یعنے سرود کہنچتا ہے رحمت خدای کریم کو اور یہی اصل اصول لاریب فیہ شریعت محمدی سے مسلمان دیندار

شناوران امید سے منزل مقصود و نجات کو پہنچ جائینگے با مداد شناخت صحیح ہی شریعت کے ضابطے قانون عقلی نقلی سب طرح سے احسن و درست ہین ہر کہ شک آرد کافر گردد مگر طریقت مین اسرار عرفان و معاملہ ایقان بدستگیری مرشد کامل شریعت عامل ریاضت شایستہ و محنت بابستہ سے بفضلہ تعالے طالب کا مطلب جلد حاصل ہوتا ہے کتاب سیر الاولیا فارسی مطبوعہ کانپور صفحہ ۴۹۲ مین مقولہ سلطان المشایخ یون درج ہے وہ فرماتے ہین کہ مجلس مین مسمع و مستمع و مسموع و آلہ سماع یہہ چار چیزین شرط ہین اگر اک ہی ان مین سے نہو تو نقصر ہے ۔ چنگ و سرود و دف و نے وغیرہ سننا صاحبدلون کو جایز ہے مشہور ہے تمام کتابون ہے کہ ابتداے آفرینش سے کئی ہزار کئی لاک پیغمبر علی نبینا علیہم السلام گذرے ہین اون مین سے چہار اولوالعزم پیغمبرون پر اللہ تعالیٰ جلشانہ نے چہار کتب اقدس زبور توریت انجیل قرآن شریف نازل فرمایا ہے ۔ اوّلا صاحب زبور داؤد علیہ السلام سماع مزامار انکار مین مستغرق رہتے تہے اور اونکی عبادت کا کام اسی مین تہا زبور وغیرہ مین یہہ سب ذکر مرقوم ہے کہ جب وہ خود متوجہ سماع ہوتے تو چرند پرند اطراف جمع ہوکر سماعت کرتے تہی بحالت سکوت

ثانیاً صاحب توریت موسیٰ ع جنہوں نے درخت وادی ایمن سے
صوت سنی تہی جسکا ذکر اسمیں علیحدہ رقم ہے پتہر پر
عصا مارنے سے بارہ چشمے حدت انگیز برآمد ہوئے اور اسی
معاملہ مین اللہ تعالے جل شانہ نے موسیٰ ع کا نام موسیٰ رکہا
اوسی سے مشتق باجے کا نام موسیقی رکہا گیا۔ وہ دنیا بر
رضاے الٰہی اوس زیادتی مین مشغول رہتے تہے۔ ثالثاً
صاحب انجیل عیسیٰ ع کہ وہ بہی گانا بجانا شغف دنیا پر شوق
و ذوق تہے۔ اور اپنے حواریون کو جو سب ہی شاخ [illegible] تہے
اس بارہ مین کچہ ہدایت بہی کر گئے بلکہ ہنوز اونکی امت
کے لوگ ہر کام مین گانا بجانا مقدم سمجہتے ہین بعد ازان انہیں
سب کو معلوم ہے کہ عیسوی ہمیشہ باجون کی سنہیال نکال لے
اعمال بلکہ وقت نماز مین بہی شایق اور ممتاز ہین اور اسیطرح
کے پابند۔ اگرچہ اون پیغمبران علیہم السلام منسوخ الکتب
سے ہم اہل اسلام کو کچہ واسطہ نہیں لیکن یہان محض
مزامر و اجبار و قلس کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اور
یہہ بہی کہنا ہے کہ انہون نے وہ جو کچہ مرقومہ بالا کام کیے سو وہ
موافق حکم خدا کے تہے رابعاً صاحب فرقان سرور کائنات
ہمارے ہادی پیغمبر خدا خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے گاہ گاہ بسبب موقع بضیافت

اپنے صحابیوں کے عہد آپ ہی سماع و مزامیر بھی سماعت فرماتے ہیں اور اکثر
انصار و مہاجر وغیرہم غنا دوست تھے۔ اور علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
شاہ ولایت صاحب طریقت عالم علم لدنی نے بھی سماع سنے ہیں
ان کا اپنے مقام پر بذریعہ احادیث وغیرہ تحریر ہوا ہے۔ بعد ازاں
مجتہدان و صوفیان و شیخان کرام سماع بامزامیر سنتے
ہیں وہ ایک اسرار ہے عبادت الٰہی کے اسرار دقائق میں سے
و لطف الٰہی سے موافق نسخہ اکسیر کے چھپایا۔ یہ راز ایسا
نہیں ہے کہ عوام پر ظاہر ہو مختص خاصوں ہی کے لئے ہے کہ انبیا
و اولیا اصفیا کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے چنانچہ حدیث قدسی
الانسان سری وانا سرہ یعنی انسان میرا راز ہے اور میں اسکا
راز ہوں قطعہ کشتی پردہ بانوازش کن تا پردہ ہمان
میان رگ جانست چہ سرے را نصیب نیست ازان چہ علم پردہ برانداز
الٰہی دلانست۔ اور بھی حافظ محمد بن طاہر نے کتاب السماع میں
علامہ کمال الدین شافعی نے منتقہ الاسماع میں انہوں نے بعبارت عربی
دست و دہن سے وقت مقررہ پر باجا بجانا جائز فرمایا ہے اور بھی
شراب عرفان میں صوفی عبداللہ شاہ صاحب نے رقم کیا ہے کہ مکتوبات
قدسی میں مکتوب ۹۲ شیخ جلال الدین تھانیسری قطب عالم تحریر فرماتے ہیں
مرد کو کہ خط تمہارا عین قوالی میں پہونچا وغیرہ مذکور اور یہ شغل اکثر رہتا ہے بلکہ سماع
ازل سے بگوش جان ہے اور تا روز قیامت در گوش رہیگا بلکہ

تا ابد اور بے سماع کے ساتھ خاک ہو گئے - اور ورنہ شر کو سماع
کے ساتھ معمور ناقہ بجتی ہے اور ٹہنگے - اور سماع کے ساتھ خلد بریں
پائینگے - اور سماع کے ساتھ دیدار رب پائینگے - ہمیشہ کی حیات
حیات مستغرق سماع رہینگے - اور یہی مجتہد الاسلام ابو حامد
امام محمد غزالی نے کتاب دقائق الاخبار باب فی ذکر الجنہ کے
صفحہ (۱۰۳) مطبوعہ مصطفائی میں بعبارت عربی یوں تحریر فرماتے ہیں
واذا هبت الريح في الجنة واضرب الاوراق بعضها
ببعض يسمع منه صوتا ما سمع مثله في الحسن
ترجمہ جبکہ جنت میں ہوا چلیگی اور برگ درختوں کے آپس میں ضرب
کھائینگے تو سنائی دیگی اوس سے وہ آواز کہ نہ سنی ہوگی کسی نے مثل
اوسکے خوب اور خوش - اور یہی پھر صفحہ (۱۶۴) میں مجتہد محدث صاحب
فرماتے ہیں کہ - واذا اتى المؤمنون للجنة حلقة من
ياقوتة حمراء فيضربون بصفقتهم فيسمع منه الطنين
فيبلغ حور - الخ معنی یہی کہ جب مومنین دروازہ جنت پر یاقوت
سرخ کے حلقے لگے ہوئے دیکھینگے - بجائینگے اوسپر تالیاں تو آواز
سنینگے اوس میں سے بہت باریک اور حوران بھی سنینگے وہاں -
فائدہ الحاصل جنت میں بھی مزامیر کی کارروائی ہے تو مانند
اور کاموں جنت کے جیسے وہاں شراب زنجبیل کی پلائی جائیگی
جیسا کہ قران میں ہے تو یہاں بھی تقلیداً قہوہ میں سونٹھ ضرور

شریک کرکے بیٹھتے ہین پس وہان ایسے بچینگے تو اس دنیا مین
نسل انسان کی کیون جائز ہوگی الدنیاء مزرعۃ الاخرۃ
کتاب سیر الاقطاب مطبوعہ لکھنؤ مین تحریر ہے - کہ حضرت خواجہ
ممشاد دینوری جواب معترضین فرماتے کہ حق تعالی نے ہی سماع بالتغیر
سنتے ہین کہ سر الہی ہے اور پھر فرماتے کہ نغمہ و سرود قوالان
خوش نوا پر عارفون کا وجد کرنا اصل مین صدا اسکی تو انسے قدسی
قوت روح افزا سے حاصل کرتا ہے - رجوع بعالم ملکوت اور یہی
کتاب مذکور مین ثبت ہے کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
ہے - خواجہ ابو محمد یکبار ہنگامہ قوالی مین بعد ہوش آنے کے مستغرق
ہوکر فرماتے کہ قولوا قولوا - تب سرود نغمہ کی صدا اور پرستی
پیدا ہوئی پھر فرماتے کہ سماع جو ہرگز رکا رہ نہ اگر بیان کیا جائے تو
انسان سب امور منہیہ کو ترک کرکے بالکلیہ اسی طرف
ہو جائینگے لہذا مرشدان کامل حسب شد آمد قدیم یہ راز چھپا رکھے
رکھتے ہین اور بہی کتاب کیمیاے سعادت صفحہ (۲۴۰) مصنفہ
امام غزالی رحمت اللہ مین لکھا ہے کہ دف حاجیان اور سرود غازیان
بجا اور درست ہے کہ آراستگی سماع براے اشتیاق تک جہاد و باکفار
روا ہے ایسا ہی مجلس سماع صوفیان مین بھی جہاد بالنفس امارہ
بغرض زیر کرنے اوسکے متصور ہے - نوحہ خوانی پشیمانی معصیت
اپنے پر - اور سماع مزامیر سے خراد پر چڑہتا و چند اثر بخشتا ہے

سعدی رحمۃ اللہ علیہ کسانیکہ یزدان پرستی کنند ٭ برآواز دولاب مستی کنند ٭

اور اسیمین غزالی صاحب کہتے ہین کہ لذت سماع محض مردان طریقت

اہل دل کو ہے۔ انکار سماع ومزامیر ایسا ہی کہ جیسے غیر کو لذت شہواتی بے سود اور

نابینا کو نضارت باغ غیر مقصود۔ پھر اوسیمین بحوالہ امام شافعی رح

فرماتے ہین کہ جسنا ہین طاؤس بجانا جایز ہے تو پھر گدا ئین بجانے کو

کیا ہوا اور یہی کتاب روضۃ الاصفیا مطبوعہ دہلی کے صفحہ (۴۸)

مین یہہ مرقوم ہے کہ کتاب یوسف زلیخا مین مولانا جامی رح تفسیر لکھے ہین

کہ یوسف ع نے جشن زنان مصر مین جو ہوا تہا تب سماع ومزمار دف وغیرہ

سنتے تہے مجبوری نہین بلکہ بطیب خاطر چونکہ یوسف ع معشوق زلیخا کی تہی

اگر فرماتے تو وہ باجا موقوف ہوسکتا تہا مگر نفرماسئے علی ہذا اور اور

پیغمبرون نے بہی بلجے کا بجنا سنے ہین اور یہی حضرت شیخ ابوالمعالی

قادری لاہوری تحفۃ القادریہ مین تحریر فرماتے ہین کہ بارہا شیخ عمر زاد

و شیخ ابوسعید وغیرہ وغیرہ مشایخین اور حضرت غوث الثقلین رح نے

قوالون کو اجازت گانے کی فرمائی۔ اور مطربون نے ایسا گای بجایے

کہ سماع کے اثر سے حضرت غوث پاک کو وجد آیا اور حالت وجد مین

ہوا پر اوڑے اور نظر مردم سے غائب ہوگئے۔ پہر سانہی آدمیون نے

تمکو دیکھے مدرسہ تیار کردہ مین موجود دیکھا ف دیکہین یہہ کیسا

سماع کیسی تاثیر کہ انکو وجد ہوا۔ اور یہی اسکی سیف مولف کے جد امجد

حافظ میر بخش علیخان جعفری ابن سید نعیم الدین علی سکلونی کو حضرت

کرامت و محبت کریم عطا صاحب سجادہ نشین پیران درگاہ پرگنہ سلون فی الحال شریک ضلع الہ آباد سے تعلق تہا سو شنیدہ بزبانی پیران موصوف جنکا زمانہ قریب ہی کا ہے اگر میرے حافظہ مین غلطی نہین ہے تو وہ یون بیان کرتے تہے کہ وہ فرماتے تہے کہ خواجہ خواجگان حبیب خدا قبلہ اہل ایمان ہندالولی حضرت خواجہ سید معین الدین حسن چشتی سنجری ابن غیاث الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز۔ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین شیخ سید عبد القادر جیلانی ابن حضرت ابو صالح جنگی دوست قدس اللہ سرہ العزیز کے پاس بسبیل ملاقات شہر بغداد مین مہمان ہو رہے۔ تب مہمان نوازی کیلئے شہر مین مطرب قوال کی تلاش کی گئی لیکن کہین نہ نکلے مگر ایک شخص شوقین کے پاس ٹوٹا سا بربط اور دائرہ نکلے آیا تو اسی شوقین کو بلوا لیا گیا تو اسکے بجوانے سے خاطرداری مہمان صاحب ادا کی گئی اسی بنا پر حضرت غوث پاک نے فرمائے ہین کہ مجلس صوفیونکی مزار مین سکوت چاہئے لہذا بعض گروہ یا شکوہ حضرات قادریہ بہی قدرے سماع وانبار و مزامیر قلیل سنتا اسی وجہ مباح سمجہتے ہین کہ مطلق انکار نپایا جاوے۔ خواجہ صاحب حسینی ہین اور غوث صاحب حسنی ہین یون بہی دیکہا گیا ہے اور کتنی بہی مین تحریر ہے ہر دو حضرات مقدس اپس مین خالہ زاد برادر حقیقی ہین مگر اور بہی رسالہ غوثیہ مین تحریر ہے کراہت الات مزامیر کا لکہا

یتر قصون فی قلوبهم بعد قوله الست بربکم الی یوم القیامة — ترجمہ حضرت غوث پاک قدس سرہ فرماتے ہین۔ کہ دیکھا مین تمام روحون کو رقص کرتے ہوے بعد سننے کلام الست بربکم کے۔ قیامت تک ۔ توجیہہ یہہ ہوی کہ رقص کرنا بجانے پر منحصر ہے جیساکہ صحیفہ داؤدی مین اللہ جلشانہٗ نے فرمایا ہے (زمرنا لکم فلم ترقصوا) معنے یہہ کہ بجائے ہم نے لیکن نہ رقص کئے تم نے فالحاصل اس سے یہ ثابت ہوا کہ وجد کا آنا اور رقص کرنا بجز مزامیر کے محال ہے کہ خود خدا نے فرمایا ہے۔ اور بزرگان عاشقین شائقین کو وجد بھی آتا تھا اور رقص بھی کرتے تھے۔ ملخص مطلب یہی نکلا کہ سماع عہد الہی جو سنے جانا چاہئے تو بدون مزامیر کے سماع بیکار ہے ابیات از مثنوی بوعلی قلندر رحم ہر طرف بہ بخاست از وے ہائے ہو ۞ ہر زمان نے دارد از وے گفتگو ۞ اے شنیدی نغمہ چنگ و رباب ۞ سینہ بریان شد زسوز دل کباب ۞ مطرب از شوق طرب چون ساز کرد ۞ این ترانہ را بسوز آغاز کرد ۞ ہرچہ بینی در حقیقت گل از وست ۞ شمع گل پروانہ و بلبل از وست ۞ اور بھی سالک مسعود بیگ صاحب اپنی تصنیف مین فرماتے ہین بہ تمسک قول ابن عباسؓ ان داؤد یقرء الزبور بسبعین صوتا وغیرہم ترجمہ یہہ کہ داؤد زبور ستر طرح سے پڑھتے تھے جسمین یک دو تین

طرح صدا سرود مزمار دف کی بہی نخلی نہین ۔ اور بحر
انوار شافعی مین بعبارت عربی درج ہے کہ سماع مزامیر اگر
اگرچہ اسمین چانچہ بہی ہو تو مجلس صالحین مین درست ہے
استشہاد امام طحاوی بذریعہ کتاب مسند امام حنبل کے بروایت
جابر یہ ذکر ہے کہ تغلیس یعنے پوست منڈہا ہوا اوزار بجانا اسلام میں
بہی جایز ہے تحریک یاد الہی کے لیئے ۔ اور یہود و نصاریٰ پر عیب
جتانے اور ترغیب دینے کو مگر طرز کافرون کے باجے سے
مشابہ ہوا اور یہ تقلیس یعنے دف طبل وغیرہ بجانے کی بابت
ابن ماجہ نے قیس بن عبادہ سے بسند شش اماموں کے
یون بیان فرمایا ہے کہ عید و نکاح ختنہ عقیقہ مجلس عرس
عرس وغیرہ مین تقلیس مباح ہے ۔ چنانچہ ذکر اسکا
مین بعبارت عربی اسطرح ہے ۔ شہدت عید
بالانبار فقلت لہم مالی لا اراکم تقلسون
کما کان عہد النبی تقلیس لہٗ ۔ وہی استشہاد طحاوی
مین بقول عیاض الاشعری بفرق الفاظ اسیطرح بعبارت
عربی قول درج ہے ان دونو قولونکا مفہوم معنی یہی ہے
کہ نبی صلعم کے وقت مین جیسا باجا بجتا تہا اسقدر بجانا ہوگا
وہی مولانا شاہ عبد العزیز رحمت اللہ علیہ فی البدایع
السماع وسیلۃ النجات مین رقم فرماتے ہین کہ

للسرور مباح ان کان ذلک السرور مباحاً
کالغناء فی ایام العید و فی العرس وغیرہ ۔ خلاصہ ترجمہ
یہہ کہ راگ باجے کے ساتھہ مقررہ دنون مین جایز ہے اور یہی
عادت سلیمین تھا وہ متقین حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمہ
کے ملفوظات طیبات سے معروف ہے کہ طریقہ عالیہ شریف
نقشبندیہ حضرت خلافت مآب اول الاصحاب بالتحقیق حضرت
ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے صحابی مقدس سلمان فارسی رضی
کو ملا اور سلمان نے بعد صدیق اکبر کے اوسکی تائید حضرت
ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ سے بہی حاصل کی تا آنکہ اوس
طریقہ کا سلسلہ قاسم بن محمد ابی بکر رضکو روحانی سررشتہ سی ملا
پہر چند عرصہ کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے
تعلیم است اوسکو تازہ رونق بخشی کہ امام صادق ممدوح
پوتے داماد حضرت صدیق کے تہے اور عرصہ کے بعد بذریعہ الہام
ربانی حضرت خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ نے وہ فضل خدا داد
امام کی باطن ممدوح سے حاصل کئے ہین نعمان بن ثابت مرید جعفر
شیخ الدین معروف کرخی تذکرہ مین بیان کرتے ہین کہ سلمان فارسی
سے یادی لفظ سماع کے معنے جو حدیث مین واقع ہوی ہے
ایک دوسرے صحابی کے جانب سے پوچہے گئے ۔ تو سلمان نے
فرمایا کہ کتاب لغتین مین دیکہین تو تب سائل نے کتب ہر دو علم

دیکھئے غرض کی سماع کی معنی شنیدن سرود نواختن و فریاد
رسیدن و رقص و حالت طاری شدن کے ہین تو کیا یہ امر صحیح ہوگا
جو بسبب اوس کے ایسے معنی کی باریکی کو ہم سے محقق جان سکتے اور علوم
کیا سکتے ہین وبس ۔ اور یہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ
ارشاد الطالبین مین فرماتے ہین کہ عالیشان حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ در سماع نہ انکار میکنم نہ این کار میکنم
اور کتاب اقناع مین درج ہے کہ وہ سرود جسکے سننے
رقت و خشوع حاصل اور شوق قرب خدا و خوف و امید کیطرف
رجوع کرتا ہے اوسکا سننا بیشک جائز ہی اور سیر الاقطاب بزبان اردو
فارسی و تذکرۃ الاصفیا مین مسطور ہے کہ صاحب عرفان طریقت
قوی شوکت و جلالت تاج الاولیا حضرت سید علاء الدین مخدوم علی احمد
صابر کلیری رحمت اللہ علیہ بارہ برس تک بشغل ریاضت
مقام کلیر مین شاخ درخت گولر پکڑکے کہڑے رہے تو قطب العصر
مقبول رب العالمین معدن حقیقت و معرفت حضرت بابا فرید گنج شکر
رضی اللہ عنہ نے یہ سنکے فرمایا کہ جو کوئی میرے صابر کو بٹھائیگا
منہ مانگے انعام پائیگا ۔ تب حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمہ
بعد حصول اجازت وہان جاکے حضرت صابر صاحب کی عقب مین
بیٹھکر سماع شروع کئے ساتھ ہی حضرت صابر صاحب نے
آنکھ کھولدی اور بیٹھ گئے ۔ اور یہی کتاب سیر الاقطاب

اور اس مین دیکھا گیا کہ قاضی حمید الدین صاحب ناگوری کو جنگل مین مرغ
حلوطا ہی سکے سنتا دن سے مزامیر سنتے پھر بعد ہوش آنیکے اونھی
حضرت خواجہ خضر نے فرمائے کہ ای شریعت پناہ تونے پھر مزامیر
سنتی بہت اچھا کیا کہ اولیاء نامدار نے بھی سنے مین پھر تو وہ
ہر وقت سنتے رہے کہ بارے حضرت عارف الہی صاحب کشف
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کے زمانے مین باطلاع
حاکم وقت قاضی سعد الدین و قاضی عماد الدین و قاضی شہاب الدین
مبارک غزنوی اور مولانا جناب مجید الدین یہ سب شہر
بغداد مین قاضی باطریقت راضی حمید الدین صاحب کو شغل سماع سے
مانع ہوئے تب انہون نے جو حجرہ کہ خوف خلیفہ وقت سے
بند تھا سب کے روبرو کھولا تو اسمین کے سب باجے خود بخود
بجنے لگے تب تو سب علماء بغداد قایل ہوکے سکوت کر گئے
اور بھی بکتاب موصوف ایسے ہی موقعہ مین یک دفعہ انہیں نے
صحن خانہ مین سب مزامیر پر چادر ڈھانپ دی تھی تب بھی
وہ مزامیر بجنے لگے۔ بہر حال علماء مانعین کو جواب دی کہ آپ کیون
مجھے تکلیف بے فائدہ دیتے ہو میرے مرض دلکی دوا سماع و نواز
سنتا ہے اور علاج لابدی کے لئے امام اعظم کوفی علیہ الرحمہ نے مسئلہ
فرمائے ہین کہ بوقت غلبہ تشنگی و عدم میسری آب شراب پینا بھی
جائز ہے۔ تب تو سب سکوت کر گئے۔ دوھرا

نادھقتین من اوجاکا یا یعنے جہان مرتہان پنیڈہ نہ پایا یا
نغمہ سے دلکو جسم مین بالید گی ہے جہان سرود ہے وہان شریعت کا کیا دخل ہے
اور بہی اوسہی کتاب مین ہے کہ مزار ترسون حضرت شاہ اعلاء
پر مزمار کے بارہ مین معترض ہوا تو فورا اوسکی حالت دیگرگون
ہوگئی یہانتک توبہ کے نوبت پڑی اور بہی مندرج ہے کہ شیخ ابو احمد صاحب
نے مزمار کی بابت امیر نصر کے محل مین معترضین کو کیسا کیسا
قایل کیا۔ اور بہی بوارق السماع مین امام حجت الاسلام کے
ارقام ہے کہ منکران سماع و غنا کو قدرت خدا کے .. سمجہنا چاہیے
تمام معترضین مزامیر کی پوری پوری حالتون سے واقف نہونگے
ورنہ اگر تسلیم نکرتے تو تسکین ضرور اختیار کر لیتے اور التقلیس
للرضای اولوالامر کو تو سنے بہی ہونگے (اولوالامر خلیفہ
بادشاہ امام مرشد حاکم وقت وغیرہ کو کہتے ہین) پس ترجمہ عبارت
بالا کا یہہ ہوا کہ طبل یا سنئے دف وغیرہ برضائے اصحاب امر بجانا
چاہئے ہے چنانچہ معلوم ہوئے کہ مکرمی فتح محمد یحیے الدین صاحب
معروف خدا دوست مشائخ بیجاپوری نقشبندی دام سلوکہ
نے حسب الطلب کتاب قلمی طب نبوی روانہ کر دئے اسمین
چند اوراق بوسیدہ کرم خوردہ دیکہے گئے۔ اور پہر بوقت ملاقات
جوابا فرما بہی دئے کہ وہ اوراق کسی بزرگ ساکن خانقاہ
گلبرگہ شریف سے ملے جسمین چند نسخہ ادویہ کے لکہے ہوئے تہے

انداز جملہ اُن اوراق بوسیدہ کے جو بہ مضمون مفید مطلب پایا
بعینہٖ مصنف اسکو بیان [illegible] بلفظہٖ نقل کرتا ہے
از مقالہ الاھم ... بیان ذکر صیام ایک شخص
مسلم ناگی عوض بن [illegible] نے حضرت زبیرؓ کے آگے
یہ شکایت لائے کہ میرا ہمسایہ یہودی ہے خصوص ماہ
صیام راتون مین مذکور بجایا کرتا ہے جس سبب سے
مین [illegible] ہوجاتا ہون - تب زبیرؓ نے [illegible] اوس
وقت فرمایا کہ اوس یہودی کا مکان بقیمت واجبی خرید
جو تیرا ہمسایہ ہے [illegible] رقم خرید [illegible]
مین دیا کرو [illegible] دو درم اجرت لیکر باجا مذکور
خوش نوائی سے بجایا کر خاص [illegible] رمضان شریف
مین چند گھڑی از ان صبح تک تو اوس یہودی نے بہ
جب وہ چلا گیا تو عوض مذکور نے زبیرؓ سے عرض کی کہ اب
تو اوسکو اور بجانے پر مستعد فرمایا سبب اوسکے
جواب پایا کہ اوسمین مصلحت یہ ہے کہ اوسکی آواز سے
مسلمانان محلہ ہمسایہ جاگتے رہنگے تا نماز صبح ہر وقت ادا کرینگے
اور اخر دہی مین لیلۃ القدر کی بیداری بھی تو ہوتی ہے
اب غور چاہئے کہ صحابہ نے بھی بغرض مصلحت اداے امر الٰہی
مزامیر کو موقع جائز رکھے ہین - جو تحریر دیکھی وہ لکھی -

اور بھی سنین کہ کتاب سلسلۃ الذہب مصنفہ مولوی جامی علیہ الرحمہ
مین ایک حکایت منظوم کا مطلب یون مرقوم ہے کہ خداوند تعالیٰ
و تقدس نے پیغمبرون سے اپنی محبت و عشق کا امتحان
باستصواب ملائک ذریعہ تسبیح و سماع و سرود لیا ہے چنانچہ
خلاصہ حکایت منظوم کا اس مقام پر مجملاً ہے نظم فرمایا
وہ بھی ہمین ملا اوسے نثر اردو لکھی + آسان کیا ہون لامحالا
سکے مین سے صاف کہی نکالا + درج کئے جاتا ہے تا کہ ناظرین
سمجھین کہ بحکم باری تعالےٰ ملائکون نے بھی روبرو حضرت ابرہیم
علیہ السلام کے تسبیحاً و تہلیلاً سماع و سرود عمل مین لایا ہے —
جسپر ابراہیم جان و مال شوق ذوق مین تصدق کرتے ہوے
بار بار باصرار سنتے اور وجد و شکر الہی ادا کرتے رہے — اسپر سے
غور کر سکتے ہین کہ سماع و سرود و نغمہ کہانتک جائز ہوا ہے —

حکایت

جب کہ خلیل اللہ نے بارگاہ الہی سے نعمتین پائین تو اوسکے عوض مین
دن کو مہمان داری اور شب کو بیداری شغل شکر باری کرتے تھے
جب کہ فرشتون نے یہہ حال دیکھے تو سمجھے کہ خلیل اللہ بوجہہ
منعمی و دولتمندی کے اوسکی قائمی کو یاد الٰہی کرتا ہے — اللہ تعالیٰ
نے جب کہ قدوسیونکا یہہ گمان ابراہیم کے نسبت پایا تب
رب کو منظور ہوا کہ ابراہیم کا امتحان فرشتون کو بتلایا جاوے

پس چند ملایکون کو حکم ہوا کہ بصورت بشری ابراہیم کے پاس
بہ خوش الحانی سماع تسبیح و تہلیل کرتے جا دین اور فرشتون نے
حکم بجا لائے جب کہ خوش الحانی روح افزا تسبیح و تہلیل کی
ابراہیم نے سنی فوراً عقل و ہوش ابراہیم کے جاتے رہے
اور خلیل نے جب کہ نام جانان کا سنا تو اوسکے نام پر جان و
دل سرمایہ تصدق کرنے لگے۔ واہ واہ وہ نغمہ دردآمیز کیا بہتر تہا
کہ شعلہ سوز عشق کو بہڑکایا۔ پہر وہ ملایک دفعتاً خاموش ہو گئے
تب خلیل ہوش مین آکے فرمائے کہ ای شخصو وہ نغمہ پہر
شروع کرو۔ چونکہ مجہے عین ذوق مین تم نے نیم بسمل کیا۔
قدسیون نے جواب دئے کہ بے مزد کے کام نہین ہوسکتا۔ تب
خلیل نے کہے کہ خدا کے لئے وہی تسبیح سماع و سرود سر نو آغاز کرین
کہ مین نقد نثار کرتا ہون۔ پہر قدسیون نے وہ سماع تسبیح
آغاز کئے تو خلیل کو وجد کامل ذوق حاصل ہوا پہر قدسیان
چپ ہو رہے۔ تو پہر خلیل نے بمنت واداے مزد وہی نغمہ شروع
کرنے کو کہا کہ اور مزد دونگا۔ تب اون مطربون نے باخدا حیرت
سماع پیراع شروع کئے اور بعد چند ساعت خموش ہو گئے
پہر خلیل اللہ نے اونسے کہا کہ خدا کے لئے جو کچہہ کہ پاس میرے
وہ سب دیدیتا ہون تم وہ ترانہ شروع کرین اور سرود سے
خاموش نہ رہین۔ پہر اوہنون نے وہی کام نغمہ سنوائی شروع کیا

سماع العارفین فرض وسماع الطالبین سنۃ وسماع الغافلین بدعۃ ـ ترجمہ یہہ کہ عارفون کو سماع سننا فرض ہے اور طالبون کو سنت ہے اور غافلون کے لئے سماع بدعت ہے ـ اور بہی کتاب مسند امام احمد حنبل رح مین مرقوم ہے کہ بارے یک حبشیہ اور حبشی یہہ کہلے کہ محمد عبد اللہ صالح ہے گاتے اور بجاتے تہے سرود دف اور حضرت نے سنے منع نہ کیئے اس سے راگ اور باجا سننا جواز سمجہا گیا ہے ـ اور بہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح نقشبندی مجددی اپنے رسالہ مین فی سالار مسئلہ کو یکجواب تحریر فرماتے مین کہ ای پسر سماع مع مزامیر را ہم حرام شمارد منکر مشو کہ بسا بزرگان دین شنیدہ اند واحادیث حلت اکثر وقوی اند لہذا سکوت باید ـ اور بہی طاہر ہمدانی جو علماے کاملین حنفیہ سے ہین اپنے تصنیف مین فرماتے مین کہ بارے میرے یک گوشہ جامع مسجد جامع مین بحالت معتکفی سماع درباب صاحبیون سے مزار ... مشتبہ ہوا تو وہ شبہ فواید ذریعہ خواب صادق دور ہوا ـ اور جناب حجت الاسلام ابو حامد محمد تاریق الاخبار صفحہ (۶) مطبوعہ مطبع مصطفائی مین بجواب فرماتے مین کہ من رائی ظل محمد فصار احتیاما ومن احب الطنبورا تو پہر مغنی سے صداے تنبور ومزامیر

سننا کیون جائز نہوگا اور بہی جناب محی الدین بخش شاہ صاحب
ابو العلائی پٹنی رسالہ بحث تمیز الغنا مین فرماتے ہین۔ کہ باوجود
امکان بغیر قلس و فرار کے اہل سماع کو سماع سننا ایسا ہے
جسطرح کہ نماز تیمم سے اور حج بذریعہ سواری کے اور زکواۃ توانا
کو ادا کیجاوے اور روزہ رمضان بیشک یہ دن سحر کے رکہا جاوے
مطلب یہہ نکلا کہ فرائض وجوب امور الہی ہر دو حالت مین بیشک
مقبول و حصول عز ہین لیکن ۵ سے صفائیت در آب
و آئینہ نیز پ ولیکن صفا را بباید تمیز ہے بایں ہمہ بیقدر معاملہ
سماع و فرامیر بہی سمجہنا چاہئے۔ اور بہی جسقدر تسبیح و
تہلیل جماعت سے نماز موجب مورد افضلیت و احسنیت
پذیر ہے ویسا ہی سماع صداہے تال و آواز مزامیر وغیرہ سے
حسنات و خوبی گیر ہے سماع کی اباحت بکثرت تحریر ہے اور بہی
خلیل بن احمد اپنی تصنیفات مین لکہتے مین کہ مین نے تعویذ
قبر پاک باب علم حضرت علی المرتضے کرم اللہ وجہہ کا چالیس دن
چاٹا کیا جس سبب سے خاطر خواہ علم فراوان حاصل ہوا اور
قران شریف کو اعراب لگائے اور علم عروض کو بہ گا ذکی اوراز سے
پیدا کیا جس نمونہ کا ایک باجا بہی ہوتا ہے عروض کہ نام
مکہ معظمہ کا ہے لہذا تبرکاً اس علم کا نام عروض رکہا گیا اور بہی
رسالہ معراج شریف مصنفہ شیخ عبد الرحمن سلمی مین درج ہے

کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تو ساکنان اسکے

اشعار تہنیت گا کے آواز دف کی بجا کے مسرور و بہجت ہوئے

لیکن اسکی تصدیق جاننے والے جانتے ہیں نہ جاننے والے

کیا جانینگے - اور مشہور تواریخ دینیات سے ظاہر ہے کہ جب

رسول خدا مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو تشریف فرما

ہوئے تھے اس وقت اہل شہر نے تبرکات باجے بجا کے

اشعار خوشی گاتے فرحت ناک اندرون شہر لے آئے اور وہ سب

آنحضرت صلعم نے جائز و گوارا فرمایا - اب غور کریں اس سے اباحت

عیان ہو گیا ہے اور یہ طریقہ حاکم وغیرہ کو اسطرح لے آنیکا

از ان زمان اسکے الآن جاری ہے

فتاوی

اباحت المزامیر فی القواید

قوله تعالی عز شانه

خلق الانسان من صلصال کالفخار

پیدا کیا انسان کو کھنکھناتی مٹی سے مانند ٹھیکرے کے

قال علیه السلام

لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود

تحقیق کہ دیا مجھکو ایک مزمار آل داود کے مزماروں سے

استفتی الامام ابو حامد محمد غزالی حجة الاسلام وهذا ذکر

فی الکتاب بوارق السماع قال فی انکار سماع الغناء

وسماع ضرب الدف واصوات الحسنة مخالفة السنة

ومخالفة السنة واعتقاد تحریمها کفر والاعراض عنها

دیا ہے شیخ عبد الغنی النابلسی الحنفی قدس سرہ فی شہر ۳ شعبان
سنہ ۱۱۰۱ ہجری مطبوعہ مصر میں دیکھیں اور کتاب بوارق دیکھیے جو کہ
سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں تصنیف ہوئی ہے وہو واللہ ولی التوفیق

(۵)

کہ سوامی قول شیخ کے تو آپکے سو میں گر مطلب کے دو

آہنگ سوم دلائل احادیث

کتاب حدیث خیر المواعظ جلد ثانی مصنفہ مولوی محمد زمان خان صاحب مرحوم
صفحہ (۳۷) میں اور بخاری میں مسند بریدہ سے جاءته جاریة
سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ
سالما ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لها
رسول اللہ صلعم ان کنت نذرت فاضربی والا فلا الخ
خلاصہ ترجمہ ایک حبشیہ نے رسول اللہ سے عرض کی کہ یا نبی اللہ
میں نے نذر کی ہوں جو آپ جنگ سے سلامت پھر نکلے تو دف اور
سرود آپ کے روبرو بجاونگی۔ حضرت رسول نے فرمایا کہ اگر ایسا ہی
تو بجا نہیں تو نہیں۔ وغیرہ مذکور ہے پس اس سے سرود دف
بجانا مباح ٹھیرا ہے اور یہی خیر المواعظ صفحہ (۳۸) میں مذکور ہے
کہ موسیٰ اشعری صحابی نے قرآن شریف ایسی قرأت خوش لہجہ سے

پڑہی کہ بارے رسول خدا صلے تعالی صلعم نے اوسکو فرمایا کہ بیشک
لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داؤد - ترجمہ تحقیق
کہ دیا ہے تمکو ایک مزمار ال داؤد کے مزاروں سے یعنی تمہاری
ایسی پیاری آواز ہے گویا کہ باجے کے حضرت - اور یحیی
بن رازی بہی یہی حدیث فرماتے ہین اب قدر سے سمجہ دیکہنا ہے
کہ اس مقدم سے خوش الحانی اور مزامیر دونوکا پسند رسول خدا
ہوے کہ تشبیہ فرماے حضرت نے مزمار سے چونکہ مشبہ سے
مشبہ بہ بہتر ہوتا ہے اور یہان مشبہ بہ مزمار کو فرمایا ہین ورنہ
کوئی اور لفظ فرماتے - پس مزمار نوازی بیشک وشبہہ مباح ہے
اور بہی یہہ حدیث ترمذی سے مروی ہے - قال رسول اللہ
صلعم اعلنوا ہذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا
علیہ بالدفوف ترجمہ حضرت بی بی عائشہ رضہ ام المومنین کہتی ہین
کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے طشت ازبام کرو نکاح کو اور ہوا او مسجد مین
اور بجاؤ دفون کو = یہہ کتنی بڑی حدیث اباحت قلمس کی بارہ مین
وارد ہے - اور بہی یہہ حدیث کشف الاحبار مین درج ہے
ما راہ المومنون حسن فہو حسن عند اللہ = ترجمہ
جو کام دیکہا مسلمانون نے اچہا پس وہ اللہ کے نزدیک بہی
اچہا ہے ف مسلمانان گروہ صوفیہ نے سماع مع المزامیر کو اچہا
سمجہا ہے تو خدا کے پاس بہی اچہا ہے - اور بہی یہہ حدیث موضوع

حدیث سابق کی۔ من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر
من عمل بها الی آخرہ ترجمہ جو شخص رواج دے طریقہ نیک کو
پہر ہے واسطے اوسکے ثواب اوسکا اور ثواب اوس شخص کا
کہ عمل کیا پیچہے اوسکے بغیر ناقص ہوئے ثواب اوسکے سے کچھ
پس صوفیان کرام نے گانا بجانا سننے کو رواج دیا ہے کامل
طرح سے تو یہ لوگ مستوجب حسنات کے ہین نہ قابل سزا پانے کے
اور بھی تفسیر المواہب صفحہ (۳۳۴) مین تحریر ہے کہ۔ عن ابن مسعود
عن النبی صلعم قال۔ قیل له ما المقام المحمود۔ قال ذالك
یوم ینزل الله تعالی علی کرسیه فیأط کما یأط الرحل
الجدید من تضایقه وهو کسعة ما بین السماء
والارض الخ ترجمہ ابن مسعود روایت ہے کہ رسولخدا
بجواب اوسکے فرمانے گیا ... مقام محمود فرمایا ہے وہ دن
کہ ہوگا اللہ تعالے کرسی پر تشریف فرما پس وہ کرسی آواز
کریگی جیسا کہ آواز کرتی ہے نو تعمیر اور زین نئے چمڑے کی تنگی سے
اور بالا تنگ کرتی ہے اور وسعت کرسی کی وسیع ہے درمیان زمین
اور آسمان کے وغیرہ ف اس حدیث سے پیدا ہے
کہ صوفیون کو وہ آواز بوالعجمی و چوبی سے پیدا ہوا اسکا
سننا معیوب نہین بلکہ مرغوب ذات ہے اور بھی یہ حدیث
مشہور ہے لا تجتمع امتی فی الخطاء ولا تجتمع علی الضلالة

[illegible] پر اشتغال تھے۔ لہذا اصدا[illegible] توس بھی اونکے سامنے ویسی
[illegible] مع [illegible] حافی وشبلی ہر کس نیست۔ اور ایک دو حدیث
[illegible] مندرجہ کتاب جامع الصغیر سے ظاہر ہوا ہے کہ بمقام
خوش[illegible] جیسے کہ نکاح و ولادت فرزند احیاء ختنہ و ورود سفر
عقیقہ وغیرہ ایسے ہی اوقات میں واسطے خوشی انصار و مہاجر
[illegible] وغیرہ کے سماع و مزامیر حضرت سرور کائنات محمد
[illegible] صلواۃ سنتے ہیں اور بھی محمد بن حاطب نے اسناد
[illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم فصل
ما بین الحلال والحرام الدف والصوت فی النکاح۔ ترجمہ
[illegible] فرق درمیان حلال وحرام کے وہ ہے کہ دف بجانا اور سرود
[illegible] نکاح میں یہہ حدیث ترمذی وابن ماجہ ونسائی سے روایت
کی گئی ہے اور بھی قال معراج الروح السماع ومعراج
القلب الصلواۃ۔ اور بقول علی کہ ان المومنین معراجین
سماع والصلواۃ۔ ترجمہ [illegible] یعنے روح کا معراج راگ اور
دل کا معراج نماز ہے اور بھی امام فخر الاسلام اپنی تصنیف
میں قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں یہہ کہ ثبات
النفس بالغذاء وثبوت الروح بالغناء ترجمہ نفس کی
قوت غذا سے اور روح کی قوت راگ سے ہے اور بھی [illegible]
وغیرہ کتب میں بحوالہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ روایت کیگئی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم اصبعہ فی اذنہ وقد سمع زمارۃ راع وعدل
عن الطریق ولم یزل یقول یا نافع اتسمع حتی قلت لا فاخرج اصبعہ
من اذنہ۔
خلاصہ یہ کہ کہین مزامیر بج رہا تھا دران حالیکہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہین تشریف فرما ہو رہے تھے پس رکہہ لین علیہ السلام
نے انگلیان اپنے کانون مین۔ اور فرمائے عبد اللہ بن عمر سے
کہ جب وہ موقوف ہو تو مجھے خبر کرو ف اس سے ثابت ہے کہ
باوجود امکان حضرت نے منع نفرمایا اوسکو اور نہ عبد اللہ کو
تاکید کی کانون مین انگلیان رکھنے کی۔ بلکہ عبد اللہ کو سننے کا
حکم مضمر ہے۔ پس مزامیر سننا جائز ہے اسمین معصیت نہین خود حضرت نے
نہ کر اورون کے لئے جائز رکہے چنانچہ کہتے ہین گوشت
اسپ وگاو خود نہین کہائے مگر مسلمانون کیلئے جائز رکہی ایسا حال
ارشادات مبارک حسب مصلحت فرمائے جاتے تھے اور بھی
مشارق الانوار وصحیح بخاری وغیرہ کتب احادیث مین مسطور ہے
جاریتان تضربان بالدف بما تقاولت الانصار یوم بعاث
والنبی صلعم متغشی بثوبہ فانتہرہما ابوبکر فکشف النبی صلعم
عن جسد الکریم فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دعہما یا ابابکر فانہا ایام العید۔ ترجمہ دو کنیزکان بجاتی تہین
دف اور گاتے تہین جسمین کہتی تہین ذکر انصار یوم بعاث کا اور

رسول اللہ صلعم چادر اوڑہے سوتے لیٹے تہے تو اوسوقت مین حضرت
ابوبکر صدیق آئے اونکو پس سرکا دے چادر رسول نے جسد
مبارک سے اور فرمایا سے چہپا دیا ابوبکر اون دونو نکو تحقیق
کر بیٹہ ہے کہ ایام مین ف جب نبی کریم نے صدیق اکبر رضہ
کو منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ بجانا مباح ہوا پس عارفون
ذوقیون کو بندرنت تان کے خیال مین دل لگانے کو بدرجہ سماع
اولے جائز ہوا اور بہی کتاب عوارف مین حدیث صحاح
مروج ہے حضرت عائشہ رضہ سے قالت کانت عندی جاریة
تغنی فاستاذن عمر رضہ فلما سمعت حسیة فرت فلما دخل
عمر رضہ تبسم رسول صلعم فقال له عمر ما اضحك یا رسول اللہ
قالت عندی جاریة تغنی فلما سمعت حسك فرت
فقال عمر رضہ لا ابرح حتی اسمع ما کان سمع رسول اللہ
فدعا رسول اللہ صلعم الجاریة فاخذت تغنی و رسول اللہ
یستمع - کشف المحجوب مین روایت ہے - ترجمہ کہ فرمایا
رضی اللہ عنہا نے - میرے پاس ایک لونڈی گا رہی تہی کہ
اجازت چاہی عمر رضی اللہ عنہ نے داخل ہونے کی پس جب
سنے اوس کنیزک نے آہٹ کو عمر رضہ کی بہاگی - اور داخل ہوے
رضی اللہ - تو تب تبسم فرمایا حضرت رسول صلعم نے پس عرض
کی عمر رضہ نے کہ کس چیز نے ہنسایا آپ کو یا رسول اللہ - تو حضرت

رسول سے نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک لونڈی گا رہی تھی جب سنی آہٹ تمہاری تو وہ بھاگی عرض کی حضرت عمر نے نہ ٹھکونگا مین جب تک کہ نہ سنون اوس چیز کو جسکو سنتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس طلب فرمایا حضرت علیہ السلام نے لونڈی کو اور اوسنے گانا شروع کیا تو حضرت رسول خدا سے تعالی اور عمر رض سنتے رہے ف اس سے عیان ہے کہ کنیز سے بھی سماع سننا درست ہوتا ہے لیکن یہان صوفیون مین تو بیراغ سماع فقط قوالون سے سنا جاتا ہے پھر کیون درست نہوگا اور بھی حدیث سے ثابت ہے کہ ایسے ہی موقع مین حضرت عثمان رض بھی موجود تھے کہ انہون نے بھی سرود سنے اور بشوق الٰہی روئے اور بھی ایک موقعہ پر آنحضرت صلعم نے کعب ابن زبیر کو ایک شعر جو خوش کا آیا تو مکرر وہ شعر پڑہنے ارشاد فرمائے گویا مکرر شعر سننے اور پڑہنے بھی طریقہ قدیم سے جاری ہوا ہے اور بھی کتاب سیر الاولیا مین بضمن ذکر سماع بہ تمسک حدیث اسقدر دیکھا گیا کہ رسول خدا جہاد سے فاتح وناصر مراجعت فرمائے اور حضرت عائشہ رض کو بخوشی خاطر کسی سے دف بجوانیکا حکم فرمائے اور یہہ شعر دوبار عائشہ رض نے پڑہوائے اور سنے ؎ آتینا کم اتینا کم فحیونا نحییا کم آتینا کم آتینا کم مجبونا یحیبکم ترجمہ آئے ہم تمہارے پاس آئے ہے تمہارے پاس پس زندہ رکھے اللہ ہمکو اور تمکو ** اور دوست

رکہتے ہین ہم ہمکو اور تم ہمکو۔ اور کعب سے بہی بارے شعر مکرر سنئے جیسا کہ اوپر گذرا اور بہی ابن حبان راوی ہین اس حدیث کے۔ قالت عایشة کانت عندی جاریة من الانصار یحبون الغناء الخ حضرت عایشہ ام المومنین رض فرماتے ہین کہ تہی میرے پاس ایک لڑکی انصار کی اور اوس کو نکاح کردی ہین سلے کسی سے پس فرمائے انحضرت صلعم نے ای عایشہ سرود نہین بجواتے ہو اور فرمائے رسول نے قال علیه السلام لان الانصار یحبونه یعنے یہہ قبیلہ انصار دوست رکہتا ہے سرود کو اور بہی ام المومنین ممدوحہ فرماتی ہین کہ جاریتان تغنیان لغناء الخ ترجمہ یہہ کہ دو کنیزین بجانے والین میرے پاس تہین اور تشریف لائے انحضرت صلی اللہ وعلیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور سنے غناء۔ یہہ ذکر صحیحین مین مندرج ہے اور بہی سماع ہو کہ مزار نوازی شو نیت خیر سے ورنہ ہر دو نا درست ہین پس اس حدیث الاعمال بالنیات کے موافق گروہ ہاے حضرات چشت مین مجلس سماع خاص صوفیان صافی منش و روشن دلان مذاق کشش کے لئے منعقد ہوتی ہے پہر خواہ نخواہ اور لوگ بہی اسمین آتے ہین اور نا دانستہ اعتراض کر بیٹہتے ہین تو یہہ خلاف قاعدہ دینی و دنیوی ہی بیجا ہے اسہی قسم کے لوگون کے نسبت قرآن مین اللہ تعالی

فرماتا ہے ۲۶ پارہ رکوع اول مین واذ لم یھتدوا بہ فسیقولون
ہذا افک قدیم — ترجمہ یہہ کہ وہ نہین راہ پائے
اس سے قریب ہے کہ کہینگے کہ یہہ بہتان ہی قدیم
کا۔ یعنے بعض لوگ ایسی باتین کیا کرتے ہین — جملۂ اعتراض
اگر معترضین کہین کہ دلخوشی کو سماع مین باجہ بجواتے ہیں تو جواب
یہہ ہے کہ دلخوشی مردم بہی شرع مین محمود ہے دیکھو کتاب
کیمیاے سعادت مصنفہ امام غزالی رحمۃ اللہ مطبوعہ مطبع
نول کشور صفحہ ۳۲۰ سطر ۱۷ مین — پہر اگر معترضین کہین کہ باجہ
سننا بدعت ہے تو سنین کہ بعض بدعت حسنہ بہی جائز ہے۔ اسی
کتاب اسی مقام مین قول امام شافعی علیہ الرحمۃ مسطور ہے
ہان اسی پر ادرار ارادۂ نیک شرط چاہئے۔ مثلا علت غائی مسجد بنانیکی
فقط ادائے نماز ہے۔ پہر اگر اوس مین عباد اکوئی قمار کہیلے یا
کچھ بکائے یا ورزش کرے یا حرفہ کرے تو مسجد اور بانی مسجد پر
کیا حرف ہے اور علت غائی سفر حج کی مقصود طواف حرمین
شریفین ہے پہر اگر اوس سفر مین کوئی بیمار سیر وشکار شطرنج بازی
اسپ گردانی وغیرہ کار ممنوعہ کرے تو مسئلہ حج پر کیا نقص ہے
ویسا ہی حکم سماع مین مزمار ابتار اوزار اوتار یہہ سب اشتغال
یاد الہی کے واسطے ہین اگر کوئی خام طبع اسکو اور ہی بنا پر کچھ
تصور کرے تو سماع اور حاکم سماع و سامع و مغنی و مطرب و نوازندہ

وساز و سازندہ پر کیا اعتراض ہے ۔ جو جیسا ہوتا ہے وہ ویسا
سمجھتا ہے ۔ مثل مشہور ہے ۔ ہر چہ در دیگ است بہ چمچہ بر آید ۔
تکلم الناس علی قدر عقولہم ترجمہ ہر شخص اپنی عقل کے
موافق بات کرتا ہے ف باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شور بوم خس ۔ اور بہی ایضاح الدلالات
مذکور میں یہہ مرقوم ہے بذریعہ بخاری و مسلم ۔ قالت عایشۃ
رایت النبی صلعم یسترنی بہ دائہ وانا انظر الی الحبشیہ
وہم یلعبون فی المسجد فزجرہم عمرؓ فقال النبی صلعم
امنا یا (بنی ارفدہ) یا ۔ دونکم یا بنی ارفدہ ترجمہ
یہہ کہ فرماتے ہیں عایشہؓ کہ دیکھی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کو کہ چھپائے ہوئے تہے مجھے اپنی چادر میں اور میں دیکھ رہی تہی حبشیونکو
کہ وہ تماشا کرتے تہے مسجد میں پس جھڑکے اون حبشیونکو عمرؓ نے
پس فرمائے نبی صلعم نے کہ امن ہے تمکو اے بنی ارفدہ تم تماشا
کئے جاو ۔ ف خیال کرنے کی جاے ہے کہ رسول خدا تعالی
نے وہ تماشا خود بہی ملاحظہ فرمائے اور حضرت عایشہؓ کو سیر
نظری سے دکہلائے ۔ اور بنی ارفدہ جو قوم حبشی سے تہے
اونکو خوف سے اطمینان فرمائے ۔ اور روایت میں بالتصریح ہے
کہ وہ حبشی اپنا باجا بہی بجاتے تہے ۔ الحاصل یہہ حدیث
دیدن لعب اور شنیدن مزمار پر دال ہے ۔

مناجات بدرگاہ مجیب الدعواۃ

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۵ الہی مین بندہ گنہگار ہون گناہون سے شرمندہ بسیار ہون - پر امید ہے تیرے ہی فضل کی بحق نبی و آل نبی -

ای غفور الرحیم اس مصنف تیر بندہ ناچیز عاصی پر معاصی عفی عنہ نے بوجہ اعتراض معترضین کے جوکچھہ حالات کتب معتبرہ دینی سے پڑہا دیکھا بزرگان یقینی سنے سنا سوا سکے اظہار کا ارادہ بغرض تیرے یاد و محبت و شوق کے کہ ذات تیری کل شئے پر محیط ہے اور بواسطہ معاینہ ارباب طریقیت خصوص اصحاب چشت کے تحریر کیا - اور کرتا ہون خدایا میرے خیال دل و دماغ و عقل و قلم و قصد کو صلاحیت بخش اور اپنی کریمی سے ہمیشہ خطاء و نسیان سے بچاتے عفو کرتے رہیو آمین آمین

مطالب حدیث و قران مجید مجہہ سے سہگار ہیمدان نادان کا کام نہین کہ بتوضیح بیان کرے اوسکی ہدایت کا عرصہ نہایت وسیع رفیع بیان عقل و فہم خاہر ہے اس اضعف العباد کو اس امر مین اختیار و اصرار نہین کہ تفسیر معانی و مطالب توجیہ و تاویل مضامین و مفہوم آیات جو تجو الہ

تفاسیر و مقالات پیشینیان معنی قران مجید یہان بیان کئے
جاتے ہین اسیقدر مختصر ہون - یہہ تو ترجمہ اوسکا جسقدر کہ شان نزول
سے بحسب طریقہ ادا اور مولفون مصنفون و دیندارون کے نقلاً
ترقیم ہے تو علم ہے سے قران مجید تیرا بہیجا ہوا حضرت محمد
مصطفے رسول کریم پر ایسا چشمہ فیض ہے کہ موافق کل حزب
بما لدیہم فرحون کے اوس ہی سے سب اہل اسلام بہتر فریق
خاصکر ایک فرقہ ناجیہ کے لوگ موافق اس حدیث صحیح بخاری کے
قال لایزال من امتی امة قائمة بامر اللہ الخ اوسکے
نہین زوال پاویگا میرے امت سے ایک گروہ جو قائم ہے حکم خدا پر
لعت سے سیر و سیراب ہوتے ہین - کس نسبت کہ نیست
بہر سندا تا دولی + اندر خور خود بجرعہ یا جامی + اوسکے مطلب خفی و جلی
جاننے والے ارباب معرفت جانتے ہین کہ شریعت غرہ مصطفوی
و طریقت قرہ مرتضوی و حقیقت و معرفت وغیرہ اسی کے
خوشہ چین ہین اور ہفتاد و دو ملت ہر حال اسی کے قوانین
مبسوط ہین - خداوندا مغفرت تو تیری قبولیت عنایت
رحمت اور رسول مقبول محمد مصطفے صلعم خاتم الانبیا شافع المذنبین
کی شفاعت پر منحصر ہے ہر مومن کو یہی باور ہے - زہد و ورع پر کیا
کسکو ناز ہے تو نکتہ نواز ہے - رباعی عمر خیام - زاہد بشمار و روزہ حفیظ
دارد + عاشق برہ وحسن ریا با ربطے دارد + معلوم نیست کہ یار راضی از
کیست + ہر کس بخیال خویش خبطے دارد - و بس ۔

آہنگ چہارم بیان نصوصی

اب اگر اس مولف عاصی اضعف العباد ناقص الاستعداد پیرزادہ سجاد
کا خیال احتمال سہو محو سے صاف ہے تو بہ نہایت اعتذار و استغفار
تعریف فرمار بذریعہ کلام پاک اظہار کی جاتی ہے کہ یہہ امر عالموں
مولویوں سالکوں قابلوں فہمندہ لوگوں پر اظہر من الشمس ہے
کہ کلام اللہ تعالیٰ فصیح و بلیغ جامع العلوم ہے - آیہ شریف کل شئ
فعلوہ فی الزبر و کل صغیر و کبیر مستطر ترجمہ جو چیز کی ہے
انہوں نے بیچ کتاب کے ہے اور ہر چہوٹا بڑا کام لکہا ہوا ہے
یہہ آیہ پارہ ۲۷ اخر سورہ قمر میں لکہا ہوا ہے اکثر آیات کا بعض
مقام میں مبتدا خبر عطف وغیرہ کبہی قریب کہیں دور بہی ہوتا ہے
اور بعض یک جملہ کے ضمن میں دوسرا حکم بہی اور بعض جا چند
آیات استدجملہ سے متعدد کے درمیان میں آتی ہیں اور احادیث
بہی موجب اس آیہ شریفہ وما ینطق عن الھوی ان
ھو الا وحی یوحیٰ کے بمنزلہ آیہ ہیں سو وہ بیان ہوچکے
پہر چند آیہ ہویدا ونکے دکہلا سے جاتے ہیں غرض یہہ سب
دقایق و حقایق تفسیر و تاویل دالوں پر زیادہ تر واضح ہیں
احتیاج بیان نہیں - اسی طور پر مفہوم سامع بہی ہوگا -

اس آہنگ مین دو قسم ہین اول قسم کنایت کہ الکنایۃ ابلغ
من التصریح معنی یہہ کہ کنایہ بلیغ ہے تصریح سے مولوی روم
فرماتے ہین ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در
حدیث دیگران - دوم قسم صراحت مفہومیہ کہ لفظ و
معنی و مطلب سے اوصاف عیان ہوتے ہین - قرآن مجید کتاب
اللہ تعالے مین واجد - غنی - سمیع - علیم
ودود وغیرہم احسن الصفات مذکور ہین جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم
پر نازل ہے - اسہی مین آیات شریف مفصلہ ذیل بمفید مطلب کے
درج ہین - واللہ علی کل شی قدیر ؕ

قسم اول نصوص کنایہ

یہہ آیت شریف پندرہوین پارہ سورۂ بنی اسرائیل چوتہے رکوع مین
اللہ تعالے فرماتا ہے وان من شی الا یسبح بحمدہ
ولٰکن لا تفقہون تسبیحہم ترجمہ یہہ کہ نہین ہے
کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتہ تعریف اسکے ولیکن نہین سمجہتے ہو تم
تسبیح اونکی ف پس غنا اور مزامیر بہی معنے مین داخل ہین
تو یہہ بہی خدا کی حمد کرتے ہین - پہر ایسے نعمت کا انکار کیون
واللہ اعلم بالصواب -

اور بھی سترہوان پارہ سورہ حج ۸ وین رکوع مین خدای تعالی
فرماتا ہے ذالک ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من
تقوی القلوب ۞ ترجمہ جو شخص تعظیم کرے شعائر یعنے
نشانیان خدا کی کو تو بالتحقیق وہ تعظیم پرہیزگاری قلوب کی ہے
کتاب صحاح مین جوہری کا ہے اور تفسیر مدارک مین بھی لکہا ہے
کہ جو چیز ذریعت واسطے طاعت خدا کے قرار دیا وے مثلا یہ
خدا نے اوسکی تعظیم ضرور ہے اور ہتک کرنا اوسکا حرام ہے
پس سماع مین مزار بجانا واسطے رجوع دل طاعت خدا مین
مشہور ہے پس اسکو برا سمجہنا برا ہے واللہ اعلم بالصواب
اور بھی تیسوین پارہ رکوع ۱۲ سورہ ہل اتک آتین یہ آیہ
احوال بہشت مین سطور ہے — وجوہ یومئذ ناعمۃ
لسعیہا راضیۃ فی جنۃ عالیۃ لا تسمع فیہا لاغیۃ
ترجمہ کتنے مونہہ اوسدن نعمتون مین ہین سعی اپنی سے
راضی ہین جنت بلند مین نہین سنینگے بیچ اوسکے لغو شے
جب لغو پر نفی ہے تو قرینہ کلام پاک سے مباح یہان ثبوت
ہو کر صحیح ہے — فارسی عبارت از تفسیر حسینی اینکہ
در روہا دران روز تازہ باشند از نعمت مر عمل خود را پسندیدہ کنند
جمعے کہ پسندیدند کارے را کہ کردہ باشند و راضی شوند
از عمل خود چون ثواب آن را بینند در بہشت بلند قدر باشند

نشنوند خداوند وجوہ با تو نشنوی ای مخاطب ... وہ
بہشتیان ہمہ ذکر و حکمت باشد الخ ف شنو آشنا
آواز کے جانب یعنے جتنے لوگ اوسمین ہونگے خوشنوائی کی
وہ اپنے کانون نغمہ حمد کو پسند کرینگے اور راضی رہینگے اپنے
کئے ہوئے کامون یعنے ذکر و شغل و شنیدن سماع و ریاضت
وغیرہ نیکیان سے جو دنیا مین کئے ہون واللہ اعلم بالصواب
اور بھی گیارہوین پارہ رکوع ۹ بعد نصف کے سورہ یونس مین
وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ
كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ترجمہ اور بعضے اونسے وہ ہین کہ
کان رکھتے ہین طرف تیرے کیا پس تو سناتا ہے بہرون کو
اور اگرچہ ہون نہ سمجھتے۔ تاویل تفسیر حسینی کی یہہ ہے کیا بہرونکو
سنواتا ہے تو وہ نہ سنینگے کہ وہ بہرے ہین۔ طنین صوفی یعنے
سماع کو عقلمند کہ اوسکے کان مین پہونچتی ہے او
صانع کے استدلال کر سکتا ہے اور دوسرا نہین ف مراد یہہ ہے
کہ قوانین صوفیانہ کو عقلا سنتے سمجھتے ہین اور نادان اوسکے کان
اوسکے واسطے بہرے ہین۔ یعنے اول تو سنتے ہی نہین اور
اگر سنتے ہین تو عشق حقیقی کے خیال کو رجوع نہین کرتے واللہ
اعلم بالصواب ۔ اور بھی آٹھوین پارہ سورہ اعراف ...
رکوع مین قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ

مِنَ الرِّزْقِ ۔ ترجمہ کہہ کسنے حرام کیا ہے زینت اللہ کی کو جو
زینت کہ نکالی ہے واسطے بندون اپنے کے اور پاکیزہ چیزین
رزق سے **ف** وہ آیہ تو احیاء العلوم مین درج ہے
اگر معترضین کہین کہ سماع کی زینت کو ارباب چشت مزامیر کیون [illegible]
تو دیکھو اس آیت مین خود خدا تعالے نے زبانی پیغمبر صاحب
کے فرماتا ہے کہ جو زینت بندون کے لئے پیدا کی گئی ہے
اوسکو کون حرام کر سکتا ہے ۔ یہان لفظ مِنْ سے زینت
سماع یعنے مزامیر بہ سبب سوز و نیت و خیال فی حب اللہ کے
جائز سمجھا گیا واللہ اعلم بالصواب اور یہی اکیسوین پارہ [illegible]
رکوع دہم مین آیۃ شریف ہے وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ
مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۔ ترجمہ
یہہ کہ اور ارادہ کر اپنے چال مین اور نرم کر آواز اپنی کو تحقیق
کہ ناپسند ہے آواز گدھے کی ۔ تفسیر حسینی مین یون بیان ہے
کہ یہہ آیہ لقمان پیغمبر کی نسبت جو انہون نے اپنے فرزند کو
نصیحت فرمائے اوسطرح پر اور اسکا ترجمہ تفسیر مین یہہ بیت ہے
نغمہ ہاے عاشقان بس دلکش است ۔ استماع نغمہ
ایشان خوش است ۔ **ف** کتب صوفیہ مین اس آیہ شریف کی
مراد اسطرح سمجھ سکتے ہین کہ صوت سے مراد سماع خوشنوای
اور سرود اور چال سے مراد مخرج صوت ہے واللہ اعلم بالصواب

اور بھی ۱۴ وین پارہ سورۂ نحل بیسوین رکوعمین مرقوم ہے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُکُمُ الْکَذِبَ ھٰذَا حَلٰلٌ وَّھٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ٭ ترجمہ

یہہ کہ اور نکہو واسطے اوس چیز کے کہ بیان کرتی ہین زبانین

تمہاری جہوٹ کہ یہہ حلال ہے اور یہہ حرام ہے تو کہ باندہو

اوپر اللہ کے جہوٹ تحقیق جو لوگ کہ باندہ لیتے ہین اوپر اللہ کے

جہوٹ نہین فلاح پاوینگے **ف** پس جس نے جہوٹ کہا

کہ سماع و ما یتعلق بہا یعنے مزمار حرام ہے حالانکہ کوئی نص یا

حدیث صریح صحیح اسباب مین وارد نہین ہے تو وہ افترا ہے

محض بموجب مضمون آیۂ موصوف فوق الذکر کے واللہ اعلم بالصواب

اور بھی او نیسوین پارہ سورۂ شعرا کے شروع مین یہہ آیہ شریف

کا لفظ بھلا ہے۔ طٰسٓمّٓ ٭ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ٭

ترجمہ یہہ کہ . . . . ایسے مین نشانیان کتاب بیان کرنے والے کی

اس مقام مین مولوی سالک عیاب زبیر احمد شاہ صاحب چشتی منور

متوسلان مولوی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی مرحوم

و مغفور بہ سبیل ذکر تحقیق سماع بروضہ شریف خلد آباد متعلقہ

دولت آباد صوبہ اورنگ آباد مین یکبار مجلس مین بجواب

حافظان کہ وہان بہت حافظ ہوتے رہتے ہین یون فرماتے تھے

کہ قرآن شریف مین خصوص حروف مقطعات کے معنے عام اشخاص
کے خیال مین بلکہ بعض خاص کے بہی نہین جمتے اسکا راز کہلنا
بہت محال ہے اور تفاسیر مین اسکے اختلاف علما و رحمت
بہی موجود ہے۔ اگرچہ کہ راہ طریقت بہی بال سے باریک بہت
مشکل ہے لیکن اسکے نکتے بعد ریاضت کے سینہ بسینہ مرشد و نگی
توجہ سے بآسانی معلوم ہو سکتے ہین۔ اگر کچہہ معاملہ طریقت
سے پورا اعتقاد ہے تو سن لیجے طسمہ کی معنی اسماء الہی
کے ہین ط سے باسط اور سین سے قدوس اور میم سے سلام
کے ہین کہ اسم اعظم مین محسوب ہین اور باعتبار شریعت ط سے
مراد طاعت کی ہے اور س سے مراد سجدہ کی اور م سے مراد
مسجد کی ہے۔ اور باعتبار طریقت بموجب اس آیہ کریمہ کے
کہ حق تعالی جل شانہ کلام مجید مین فرماتا ہے پچیسوین پارہ
سورہ شوری رکوع پنجم مین۔ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ
اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ
بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ترجمہ اور نہین ہے طاقت
کسی آدمی کو کہ بات کرے اوس سے اللہ مگر جی مین ڈالنا کر کے
یا پیچہے پردہ کے سے بات۔ یا بہیجے فرشتہ پیغام لانے والا پہر
جی مین ڈالدیوے ساتہہ حکم اوسکے جو کچہہ چاہتا ہے تحقیق وہ
بلند مرتبہ حکمت والا ہے۔ اسکی توجیہ تفسیر موضح القرآن سے

پیچھے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ہوئے ہین پردہ کے پیچھے سے
خلاصہ کلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ وعم نوالہ کسی سے
بالمشافہہ ظاہراً بات نہین کرتا ہے لیکن پردہ آنکہ آنحضرت صلعم
استعمال مین باعتبار صوفیت پردہ سے یہی مراد ہے ان حروف
مقطعات کی بنا سمجھ کر حرف ق سے مراد طریقت کی ہے اور حرف
س سے مراد سماع کی ہے اور حرف م سے مراد مزامیر کی ہے
واللہ اعلم بالصواب ف مجلس صوفیان مین جو شعر گیت
یا مزامیر گائے جاتے ہین تو طرب حزن وامید وخوف امست اور پھر
شوق الٰہی جس طرف سامع کی طبیعت رجوع ہو اسطرح خیال
حالت ہوتی ہے الحاصل سماع مین تو ارندگی روشندلونکی
بہت کام آتی ہے کہ کبھی گریان کبھی خندان کبھی ہراسان
ہوتے ہین جو کچھ بسا اکات صاحب موصوف سے سنا گیا تھا
درج کئے گیا و بس۔ واللہ علیم خبیر سمع رموز عاشقان عاشق
داند۔ اور یہی ۲۸ وین پارہ سورہ جمعہ آخر مین۔ واذا
رَاَوْ تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا اِلَيْهَا الخ اور سورہ بقر پارہ دوم
اا رکوع مین لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ الخ۔ ان
دونو آیتون کا مفہوم فقیہ وبعضے علما سماع ومایتعلق بہا کے
بارہ مین کہتے ہین کہ کسی تاویل سے کچھ بیان فرماتے ہین کہ
اگر بعضے سماع ومزامیر کو لہو لغو ہی سمجھین تو کیا مضائقہ کہ گناہ بھی

نہین ہے جسکا سر و پا یہہ نہ کو لیکن مولف نے پوری طرح
لکھا دیکھا ہے نظم بمعانی اوسکے مطلب کو پہنچنے سے سمجھ قاصر ہوگئی
لهذا اوسکی تشریح لکھنے مین سکوت اختیار کیا چونکہ کلام
الٰہی مین اپنے دلکی جودت سے ناسمجھ مبادرت کرنا گناہ عظیم
لهذا ع خموشی معنیٔ دارد کہ درگفتن نمی آید

دوم قسم نصوص

صریح تعریفیہ

کتاب بوارق گنج العرش وغیرہ مین جو صحیفہ حضرت داؤد پیغمبر
پر نازل ہوئے از انجملہ یہہ شعر عربی بھی مرشد اللہ تعالی
جل شانہ اوس مین مرقوم ہے وہ ٹکڑا حدیث
قدسی کا موزون یہہ ہے ٥ غنینا لکم فلم تطربوا +
نحنا لکم فلم ترقصوا + ترجمہ حصہ اول کا یہہ ہے
خداوند تعالے اپنے دوست داؤد ع کو فرماتا ہے کہ اے داؤد
گائے ہم نے تمہارے واسطے لیکن نہ خوش ہوئے تم۔ ترجمہ حصہ دوم
کا یہہ ہے بکیا ہم تمہارے لئے لیکن نہ ناچے تم۔ سمجھنا چاہیے کہ
محبت داؤد ع خدا کو کسقدر تھی کہ اونکی خوشی کو خود اللہ تعالی نے

غنا اور زمر اور رقص کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اللہ اکبر سماع و غنا بہ
سمت مرغوب و پسند الٰہی ہے۔ پھر انسان کو اس سے انکار کرنا گویا
مقام مشکل میں جانا ہے اور داؤد پیغمبر علیٰ نبینا علیہم السلام
وہ ہیں جو ہمارے نبی محبوب خدا سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلعم کی
امت میں پیدا ہونے کی آرزو کئے تھے بلکہ کل پیغمبر علیہ السلام
متمنی تھے۔ اور بھی ستائیسویں پارہ سورہ رحمان مشدد غیرہ
صریح رحمان تعالیٰ جل شانہ نعمت عطا کرنے کے بارہ میں ارشاد
فرماتا ہے کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ترجمہ
اور دوسی اشت یہ ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو بجتی ہوئی
مٹی سے بصورت خالی گھڑے کے وقت بجنے کا لفظ رجوع کرتا ہے
مزامیر کے طرف یعنے جب انسان کا سرشت ہی بجنے سے ہوا ہے تو
پھر شک یہ ہیں انسان کو بجانا کیا منع ہوگا۔ اور اسی ہی اشارہ
سے اکثر فقرا وغیرہ وقت سماع یاد و شغف الٰہی میں خالی سبو
یا مٹی کا دائرہ یا ٹھیکریاں وغیرہ بجایا کرتے ہیں واللہ اعلم بالصواب
اور بھی ۲۵ پارہ سورہ دخان رکوع ۱۵ میں خداوند تعالیٰ صریح
ارشاد فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ
اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور
مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
جو کچھ درمیان ان کے ہے کھیلتے ہوئے اور نہیں پیدا کیا ہم نے ان کو مگر ساتھ حق کے و لیکن
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ مطلب یہ کہ آسمان و زمین کی تخلیق
اکثر ان کے نہیں جانتے ہیں

ف اگر متعصبین جو کہیں ہے اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں بے عقل سے
لوگ صوفیوں کے راگ اور باجے سننے کو جاہلانہ نہیں کہ یہہ
لہو لعب ہے تو خوب جان لین کہ وو بارو نہین وہ دو نو آیات
منفصلہ فوق سے لعب مین کیا مترشح ہے۔ شیخ امام عبد الغنی
نابلسی حنفی اپنے رسالہ ایضاح الدلالات مین بعبارت عربی
بخوبی شرح لکھے ہین وہ مطبوعہ مصر ہے اور یہی پارہ اول
سورہ بقر رکوع ۶ مین مزین ہے۔ واذ استسقی موسیٰ
لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ
اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل اناس مشربھم ترجمہ
یہہ ہے کہ جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پس
کہا ہم نے مار عصا اپنے سے پتہر کو پس پہٹ کر نکلے اوسمین سے
بارہ چشمے تحقیق کہ جانے تمام آدمیون نے گہاٹ اپنا ملا نور الدین
نے اپنی تصنیف میں از رو سے تفسیر اسکا خلاصہ یون لکہا ہے
کہ موسیٰ کو مزار سماع سے شوق تہا۔ لہذا اضرب کا لفظ واجبا
اس آیہ مین مقصد ہے چنانچہ تاریخ رازی سے مترشح ہے
کہ اوس وقت بارہ چشمے ترنم کرتے ہوئے وہان موسیٰ نے
پائے ف اس آیہ شریف مین لفظ اضرب کا رقم ہے اور
ضرب کا معنے مارنا یا ٹہوک لیعنے بجانے کا ہے۔ ربانی لحاظ مراد
عصا سے پتہر کے بجانے اور اوسکے آواز نکلنے کا طریقہ دریافت

کئے جانا پایا گیا اسمین محو ہے جلترنگ لگا لگیا ہو۔ غرض اوس
کلام مقدس کا بجانے پر اشمام انضمام ہے واللہ اعلم بالصواب
اور بھی تیئیسوین پارہ سورہ یٰسین شریف ۲ رکوع مین بہہ
ہے بیچ ذکر جنت کے آیہ ہے۔ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ
فِي شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۵ ترجمہ یہہ ہے تحقیق کہ جتنے لوگ
آج کے دن بیچ خوشی کے ظرافت وغیرہ مین کار خورسندی
کرتے ہین ف فاکہ کی معنی معنے خوشی فرحت ظرافت کی ہین
منتخب اللغات وغیرہ مین دیکھہ لیا جاوے اور ظرافت مین مزمار
داخل ہے اوس سے مراد ہنسی سماع سماز جھل وغیرہ کی بھی
صفت ہوی ۔ واللہ اعلم بالصواب عاشق اللہ صاحب کا قطعہ

مینے دونو ہونگے جنت مین — اثر اسکا ہے مستی اوس کا رقص
یک بیان ہے سماع دونو وہان — نہین ہر حال عاشقونکو نقص

تفسیر حسینی مین بھی فاکہ کی معنی ایسی ہی مرقوم ہین وبس۔
اور بھی ۱۴ وین پارہ سورہ حجر کے ۲ رکوع مین بجنے کا ذکر تین
جا ہے سے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ
مَّسْنُوْنٍ ۲۶ ترجمہ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بجنے والی
مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوے سے۔ اسکا شان نزول تفسیر
موضح القرآن مین یہہ ہے۔ مٹی پانی مین تر کی اور خمیر اٹھایا
کہ کھن کھن بولنے لگی وہی جسم ہوا انسان کا اوسکی خاصیتین

انسان مین رکھین - اور پہر قریب مین یہہ ہے ۲ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ ترجمہ یہہ کہ اور جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے تحقیق مین پیدا کرنے والا ہون آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی ہی کیچڑ سڑے ہوسے سے پہر قریب مین ۳ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ ترجمہ کہا ابلیس نے نہین ہون مین لائق اسبات کے کہ سجدہ کرون واسطے بشر کے کہ پیدا کیا اوسکو بجنے والی مٹی سے کہ بنی ہے کیچڑ سڑے ہوئے سے قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ ترجمہ فرمایا خدای تعالی نے ابلیس کو پس نکلجا اسمین سے پس تحقیق تو راندہ ہوا ہے اور تحقیق کہ او پر تیرے لعنت ہے دن قیامت تک **خلاصہ** بیان نصوص بالا سے یہہ ہے کہ اللہ تعالی جلشانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ انسانکو بجتی سوی مٹی سے بنایا اور اوسکے شان نزول سے یہہ امر ظاہر ہے کہ دوسکی خاصیتین انسان میں رکھین) اور ہی اون آیات کے یامین وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ ارشاد فرمایا ہے معنی یہہ کہ اوسمین اللہ تعالی نے اپنی روح کو پہونکا اور ابلیس کو حکم سجدہ کرنے کا دیا مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا انکار کرکے ملعون ہوا

خیال کیا جائے کہ بجنا کیسا اچھا کام ٹھہرا کہ بجتے ہوئے قالب مین خود خدا کی روح داخل ہوئی اور ادن آیتون مین خدا کے طرف سے ارشاد بجتے ہوئے قالب کو سجدہ کرنیکا ہے پہر ابلیس کا جواب ہے کہ بجتی ہوئی چیز یعنے آدم کو سجدہ نکرونگا پہر مکرر ارشاد ہے کہ بجتی ہوئی شئے کو سجدہ کر پہر ابلیس نے جواب دیا کہ بجتی ہوئی شئی کو سجدہ نکرونگا۔ تب تو آخر کو اللہ تعالے نے بجتی ہوئی شئی کو سجدہ نکرنے کے سبب سی ابلیس کو مردود اور راندہ کردیا یہہ راندہ کردینا اوپر کی نص مین صاف عیان ہے بلکہ اور بہت سے مقامون قرآن شریف مین السیا آیہ ہے کہ اپنی روح خدا نے انسان مین داخل کی ہے

ف اب غور درکار ہے کہ انسان جو صورت خدا پر بموجب آیہ خلق الانسان علی صورتہ کے بنایا گیا ہی تو گویا خود انسان ایک باجی کا آواز ہے۔ اور انسان جو کلام کرتا یا گاتا ہے وہ سماع ہی اور جو غنغناتا ہے وہ سرود ہے۔ آواز سرود وسے ہی کلام ہے لیکن ایسا کلام کہ صاف تر الفاظ معلوم نہین ہوتے مگر مفہوم اوسکا وہی ہے۔ بس شغل ہی گاے بجائے جانا اور عاشقون سے سننا مضمون آیات سے تشدداً جائز ٹھہرا ہے واللہ اعلم بالصواب

اور بھی بائیسوین پارہ سورۂ سباء دوین رکوع مین یہہ آیہ آیا ہے ولقد آتینا داؤد منا فضلا یجبال اوبی معہ

وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ الخ ترجمہ اور
البتہ تحقیق دی ہم نے داؤد کو اپنے طرف سے بزرگی۔ اے پہاڑو
تسبیح کرو ساتھ اوسکے اور ای اوڑتے جانورو۔ اور نرم کیا ہمنے
واسطے اوسکے حدید یعنے لوہا کہ زرہین بنائین مطلب حاشیہ قرآن شریف
اس آیہ مین داؤد ؑ کو بزرگی دینا کا بیان ہے۔ اور پہلی تو بزرگی
پیغمبری ہے دوسری بزرگی عطاء زبور تیسری خوش الحانی چوتھی
نوازندگی۔ اور بیدون آتش کے لوہا نرم کرنیکا معجزہ علحدہ انسہی
یہ مین اختر کو اللہ تعالے نے فرمادیا یعنے خوش الحانی سے
داؤد ؑ ایسے تسبیح پڑھتے تھے کہ اونکے موافق پہاڑون پرندون
کو نقل کرنیکا حکم خدا ہوا یعنے صوت خوش نکالو۔ استفہام مین
پرندوں تو تسبیح کرتے ایسے گاتے تھے داؤد ؑ کے برابر اور پہاڑ بھی
قسم جمادات سے ہین وہ داؤد ؑ کے برابر مزمار اور ازکار کی
انسہی بنا پر طایر تو تسبیح کرتے ہین اور پہاڑون سے آوازین آتی تھی
لوٹ کے جیسا پکار ویسی ہی آواز نکلتی ہے یہہ امر سب کو آزمودہ
ہے واللہ اعلم بالصواب اور بہی انتیسوین پارہ سورۂ مزمل
ؑ اوین رکوع مین بصراحت یہہ مزین ہے وَاٰخَرُوْنَ
يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۵
ترجمہ یہہ کہ آخر زمانے کے لوگ مارینگے یعنے بجائینگے
پیچ لینے اوپر زمین کے اور چاہینگے فضل اللہ تعالے کا۔

توجیہ لفظ یضربون کی یہہ ہے کہ بجانا یا مارنا سوا می باجے لے یہان مح
کیا مقصد ہوگی چونکہ ضرب کا مفعول مضروب یہان ضرور چاہیے اور
بعض تفسیر مین ضرب کی معنی قدم مارنے یعنے چلنے کی بھی مین -
لیتے سفر حج مین حاجی لوگ دف وغیرہ بجاتے اور گاتے ہین
اور تفسیر مین دیکھا گیا آیت مذکورکے قریب مین کہ اہل اسلام
حضرت امام مہدی آخر الزمان کے ہمراہی مین کافرون سے جہاد
اور غزا کرینگے اور جاوینگے بفضل اللہ تعالی کا - تو غزا مین آلات
جنگ بھی بجاوینگے - فاما حصل ان سب معانون مین بجانا مترشح ہے
واللہ اعلم بالصواب ف مراد یہہ بھی ہوئی کہ عاشقان الہی بیچ
ذوق وجد مین گاوینگے گواوینگے حمد خدا اور رسول اور تعریف
اولیا کی اور بجاوینگے بجواوینگے مزامار اور قلس اور اوتار وغیرہ
دلچسپ شوق مین اور فضل خداے تعالے کے طالب
بہ حواس خمسہ رجوع رہینگے - اس مقام مین بجانے کا فعل
لازمی متعدی بھی ہوگیا ہے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے -
خلق الارض والسموات - یعنے بنایا زمین اور آسمانونکو یعنے
دست قدرت سے یا بدست فرشتگان اللہ تعالی نے بنانیکا حکم
فرمایا - اور اور بہت سی جاے پر اسیطورکے معنے ہین - مخفی نہیں کہ لفظ
ضرب کی معنی مشہور عربی مین مارنے اور بجانیکے ہین - اور عرب
دف طبل وغیرہ چمڑی و تاری او زار بجانیکو ضرب ہی کہتے ہین جیسے

منتخب النفائس وغیرہ میں درج ہے واللہ حکیم علیم ۵

معذرت

ترجمہ شعر فارسی

شکر احسانوں کا تیرے جتنے احسان تیرے ہیں + ہم عصیا نوں کا میرے جتنے عصیاں میرے ہیں
خداوندا یہ تیرا بندہ کمینہ عاصی پر معاصی محجوب و معیوب ہے مگر وائے
تیری ستار العیوب غفار الذنوب سے عجب ہے آیۂ لا تقنطو
کا آسرا بس ہے استغفار استغفر اللہ ربی من کل ذنبی اذنبتہ
عمدا او خطاء سرا او علانیۃ و اتوب الیہ ۰

جواب بمخاطب

ابیات از بیا پانچ چوک پانچ پسند آید ترا + غیبت این انصاف باشد
طعنہ فرمائے مرا + بیست آشکار است این سخن اندام +
تو چرا بیجہ داری جان خود را ستمام +

قطعہ

از کتب آن جمع کردم الکتاب   گر خطا سے رفتہ باشد در کتاب
بر معظم کن خدا سے قاری عتاب   عفو کن واللہ اعلم بالصواب

شعر

جو سمجھا نا سمجھا یا کہا ہے ذوق نے کیا خوب + سیر سمجھ وہ تو اوس سے خدا سمجھے
بیت ورد اسکا چاہیے سبکو ضرور + تا کہ ہو وین وسوسے سب دل کے دور

بسم اللہ الرحمن الرحیم قل اعوذ برب الناس ۵ ملک الناس ۵
الٰہ الناس ۵ من شر الوسواس ۵ الخناس ۵ الذی یوسوس فی
صدور الناس ۵ من الجنۃ والناس ۵ ع =

هرچه گیر چشم گیرید ایها الناظرین منصفین سے کہ ہر کہ خواہند
مهیمه وار و اصلاح شود انکه من بنده گنهگارم او بموجب ع که هیچ
نفس بشر خالی از خطا نبود سهو تر العفو عند الناس مشکور
و عند الله ماجور است بقدر وسع در اصلاح کوشند و گر
اصلاح نتوانند پوشند والله ولی التوفیق و حسن
المآب فقط و سخنها خاکسار بی تمیز سید معظم علی جعفری متخلص
بمعظم حیدرآبادی چشتی و صابری مولف رسالہ ہذا

تقریظ تصدیق تحفیظ

رسالۂ اذواق مقالہ ہذا از جانب جناب عالم
شرع و فرع ماہر علم صوری و معنوی لطف
مظہر عطوفت مصدر جناب ملا محمد عمر صاحب
غزنوی حنفی مذہب چشتی مشرب سلمہ الوہاب
ساکن بلدہ حیدرآباد —

بعد سپاس بی قیاس و مدحت بی نهایت سمیع و علیم و
درود و ثنا محدود و نعت افزود حضرت محمد مصطفی صلعم و آله العظام
و اصحابه الفخیم همین قدر گفتن ضرور آمد که این نسخه ذوقیه
معتبره حسب اعتقاد اهل سنت و جماعت و صوفیان پر صفو

دل گذرگاہ جلیل اکبرست ❊ کعبہ بنگاہ خلیل از فرستہ
چون وحی از پیشگاہ حضرت عزت رب الجلیل جل شانہ
بصحابت جبرئیل یا بالہام دسرورش اشد طنین طبید
بحضرت ختم المرسلین صلعم نازل میشد و معنی طنین آواز
باریک نرم طیبہ خواہ از زبان جاندار شئے یا بدان رسے
باشد باشد۔ پس بوقت ررد صوت حکم آلہی بآنحضرت
بحسب منشاء حکم احدیت حالت رجا و خوف و فضل طاری
میشد۔ این ہمہ طفیل ہمان صوت طیبہ بود۔ حاصل کلام
الہام و سروش ہمین میشود کہ صوت خوش خیراست یا انکہ
بہتر است حال قال سماع خیال استطبال بہر ذی اشتغال
حلال است بقول شیخ ابو طالب مکی۔ من انکر سماع
فقد انکر سبعین صدیقا۔ واللہ علیم بذات الصدور
رباعی تاریخ طبع رسالہ از عالی طبع مولوی حبیب صاحب موصوف

گفتا عمر این رسالہ را من از تختہ ذہنار کلک و کاغذ	صدیق مسعظا بخوبی تیار سرود صوفی کردی ۱۳۰۱ف

دو بیت عربی تاریخی از طبع باشرع طریقت دان

معرفت ایقان جناب مولوی محمد عبد الحی صاحب دہلوی ولد محمد عبد الخالق مرحوم علاقہ دار حضرت محمد نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

عالم مولوی میر معظم علی صاحب	فی ھذا رسالہ کتب حسن آب
السمو لاہل القبر وانا فی الطریقت	طحل قلس الشہا انہر اباحت
	۱۳۰۹ ھ

قطعہ تاریخ از ذہن سخندان فہمی کمال شاعر خوش فکر سید محمد پیران صاحب عرف محی الدین پیران شاہ ساکن مدراس سلمہ

آہنگ معظم اسے ہنر ہیں	پہچان سمجھ لے نیک گفتار
موسوعی پر چشتیان یہ	اظہار - وشیحات ہزار
	۱۳۰۸ ھ

قطعہ تاریخ از عالی طبع سخنور گرامی مکرم منزلت فضیلت و معرفت مآب جناب سید بندہ حسینی صاحبزادہ صاحب حضرت مرشد امجد سید محمد شاہ ہاشم حسینی صاحب قبلہ دام برکاتہم چشتی و صابری متخلص فقیر سلمہ القدیر

مولوی برادر قاضی محمد قمر الدین صاحب تخلص قمر مومن آبادی نقشبندی سلمہ الہادی

یہہ لکہا اختی سے خوش وجیہہ / سب خوش ہوے قدر دان یہہ سنکر
لکہا یہہ قمر نے مصرع سن / معقول سرود صوفی بہتر
۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ رسالہ ہذا از طبع ذکی مشفق سخنور فایق منشی بدری لال صاحب لکہنوی ولد ہردیال سنگہ

قطعہ

لکہا جناب معظم نے یہہ بعض و بحث / مشائخین کو پسند آیا خوش ہوے فقہا
تو سال طبع کا مصرع لکہا ہے سنجیدہ / بجا رسالہ قانون چشتیان ہے بجا
۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از حسن فکر سخن سنج فضیلت گنج گرامی منزلت سخندان جناب مولوی ابو محمد محمد خلیل الرحمن صاحب قریشی سلمہ الغنی صیغہ دار دفتر پولیٹکل فنانس سکرٹری جناب مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہم

لکہا مولوی معظم نے یہہ / خوش ہوے ہیں ناظر فقیہہ نکو
خوشی سے کہا سن خلیل اسکا یون / حقیقت میں ہے نغمۂ آرزو
۱۳۰۹ھ

الصا

شکر اے یوسف قدر دان یونس	شرعی ہے یہ دفتر گو مسعود فنی
تاریخی لکھا یہ بیت سے مصرع	سنجیدہ سنہ خوش سرتہ ہوئی
	١٣١٩

تقریظ از کلک گہر سلک مکرم محترم عالم با عمل بیطر لقیت فاضل حافظ قرآن مبین متبع الشرع متین براہ دین مقبول جناب حافظ غلام رسول صاحب سلمہ اللہ تعالی قادری چشتی حیدر آبادی ابا ہی منصبدار علاقہ پایگاہ ریاست رئیس آصف جاہ القاسم اللہ تعالی

واللہ علی کل شئ قدیر

خدا کی قدرت سے خدا سے معمور ہے لیکن ظاہر بین اوسکے مشاہدہ سے معذور ہے ۔ بفضلہ تعالی ہمارے اس بلدہ حیدر آباد دکن صانہا اللہ تعالے عن الفتن مین ہے خم وخمخانہ با مہر و نشانست ۔ سبزوار ان ابر رحمت درفشان ست ۔ قطب عالم مولوی فقیہ عارف ۔ مشائخ ۔ مصنف صاحبدل ذی کمال

فی الحال بنی موجود ہیں ۔ چنانچہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین
بلند پایگاہ طریقت پناہ حضرت سید محمد شاہ صاحب قبلہ
سجادہ خاندان چشتیہ صابری فوق الموصوف دام فیضہم
کے مریدوں سے یک مرید فرزند مخلص مکرم مولوی سید
میر معظم علی صاحب معظم چشتی ہمہ دان ذی کمالات صاحب
تصنیفات نے یہہ یک لکھیہ انتخاب نایاب یعنی سرود و صوت
بتحقیق اباحت زمری ایسا سوق کافی تالیف فرمایا جسکا
نتیجہ صوفیوں کو سرمایہ ہے ۔ واہ وا کیا کہنا یہہ امر خداداد
ایسا وتیرہ تازہ غنا سے واہ ذی کا اندازہ یہہ بیشک نظیر
حدیث آج تک نہ دیکھا دیکھنا کیسا سنا بھی نہیں ۔ بیشک
یہہ رسالہ طمانیت چشتیان اور بشارت بہشتیان ہے
ع اے وقت او خوش باد کہ خوش وار کرد ۔ زیادہ کیا
لکھوں اب اس قطعہ تاریخی پر موقوف رکھوں قطعہ

اے میر معظم آپنے واہ
یہہ خوب رسالہ لکھا اچھا

بیشک ہو بڑے محقق راز
نغمہ کا بتا دے منشا

دل نے کہا میری … اسکو
زمزمہ خوش ہے صوفیوں کا

۱۳۰۸ ھ

قطعہ تاریخ از فکر صائب عالم کامل فاضل
بے بدل فقیہ نطق نو جیہ دامی ارزین جناب

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر فصاحت و بلاغت اکبر
سخن سنج گرامی محب صادق مولوی
جناب محمد عبد العزیز صاحب چشتی تخلص عزیز
مولف تاریخ عزیز دکن حیدرآبادی منشی
محکمہ جناب معتمد صاحب دفتر عرایض پیشی
نواب صاحب مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہم

نسخہ جناب میر معظم نے لکھا خوب فرحان عزیز دل نے کہا سال اسکا یوں	مقبول کل ہے ذکر سرود و دف و نے باجے سے راگ سننے کی تحقیق ہوگئی ۱۳۰۸

قطعہ تاریخ از فکر تو دو ذکر سید سامی بمنزل الطریقت
فاضل واقف حقایق دین ماہر دقایق یقین
یکے از خلفای قطب الواصلین برگزیدہ بارگاہ
خداوند رب العالمین حضرت سید معین الدین
الحسینی والحسنی شاہ خاموش صاحب قبلہ
چشتی صابری رحمت اللہ علیہ یعنی میر
احمد علی صاحب چشتی صابری تسلمہ الباری
متولی مسجد درگاہ قبلہ موصوف۔

ستایۂ منظم معظم شان
وصف شان سال این بگفت احسن

نسخۂ نغمۂ خوش نوشت بطیب
نغمۂ جان غناست با صد طیب
۱۳۰۶
راقم [illegible]

تقریظ کلک گہر سلک صاحب علم و کمال
بلند خیال دست بستۂ شریعت آرزو امت
نظیر لیاقت لائق تحریر و فائق تقریر جناب احسن
سید میر فاضل حسن عرف میر اصغر علی صاحب
سلمہ الواہب محافظ دفتر محکمۂ دریافت
انعامات ممالک محروسۂ سرکار عالی دام اقبالہ
متخلص بہ فاضل فرزند ارجمند مصنف رسالہ ہذا

حضرت قبلہ نے با توقف
فاضل نے لکھا یہ سال تصنیف

لکھے یہ رسالہ بے تکلف
آہنگ ترانۂ تصوف
۱۳۰۶

رباعی از مصنف رسالہ

ہر گہ کہ خامۂ معظم
بنوشتہ کتاب ذوقی
ناگاہ سروش سن گفتا
آواز سرود غیبی
۱۳۰۶

دفع دخل مستقبل

ازجانب مکرم مجمع العلوم فقیہ کامل بکتاب عامل حقائق آگاہ
عالی معالی جناب حاجی ملا محمد عثمان علی احمد صاحب بخاری
سلمہ الباری ملازم وظیفہ خوار نواب بیگم صاحبہ
لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین = تکلموا الناس
علی قدر عقولهم -

یہہ رسالہ مذاقیہ صوفیہ مسمی ارغنون وسرود صوفی بعد ملاحظہ
فیض معاوضہ حضرت مولانا ابوالبرکات سلمہ المجیب الدعوات فرید الدہر
وحید العصر صاحب علم فقہ وتفسیر اہل ادراک حدیث و خبیر سلمہ القدیر
اس خادم طلبہ کے بھی نظر میں آیا اور غور کیا گیا درینوجہ کہ اگر خلاف
کتاب اسمین کوئی بات ہو تو مولف محقق مخلص سے دقت کو اسکی تحریر سے
باز رکھا جاوے لیکن بنظر تحقیق واقعی بداخلہ استناد نہایت درست
وصحیح وانسب پایا گیا - محض ہمین بیانات ابیات مین یہہ کہنا
نامناسب نہوگا کہ مولف صاحب نے فقط یک آیہ کی خاطر نواز
تصریح کیون نکی مجیب کہ معنی بھی مطلب نکل آتا ہے اور یہ امر
سلمنا ہے - چونکہ ہنوز کسی مواقف نے اباحت مزامیر سماع صوفیہ
کو پورا پورا انکا نصوص سے رجوع نہین کیا پھر یہہ بیانات جو کسی میں ہیں
براہ انصاف و امعان نظر ہر آئنہ مدلول معقول قابل قبول ہین

تا الی الاصل ہے یہ معاذ اللہ کہیں دخل پایا ہے نہیں جاتا کہ حدیث
بہی آیت سے کب جدا ہے اور روایات بہی باب باب کے موید ہیں
بعض قصہ آئندہ ع فہم ہر کس اندر ہمت اوست ۔ واللہ
الموفق الخیر

خادم العلما (عثمان علی کامود) بخاری

ا

صحت نامہ رسالہ ارغنون عرف سرود صوفی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۵	کیا	کی	۳۴	۱۲	حضرت معین	حضرت معین
″	۱۰	رحمن	رحمٰن	″	۱۵	تعکس	در عکس
۱۱	۱۲	کودڑہ	کوزہ	۳۶	۹	ڈہل	دہل
″	۳	کہین	کہین کہ	″	۱۱	فتزمیر	فتزفیر
۱۲	۶	یاد کردن مقام آقم	....	″	۱۳	فتزفیر	فتزمیر
″	۱۲	بانجا	تا آنجا	″	″	فتنبو	فتنبیر
″	۱۴	پوشندہ	پوشانندہ	۳۸	۱۰	جاہے	جارہے
۱۴	۱۸	حمدان	حمد آن	۳۹	۱۳	سرکہین	برکہین
۱۸	۲	پیرو	پیروٗ	۴۱	۷		تھے مزار دادا مرحوم [illegible]
″	۶	مسلمان	مسلمانان	۴۳	۱۳	بتی	بنتی
۱۹	۱۹	الٰہی	الٰہی کا	۴۶	۷	تا	تار
۲۱	۱	نطق	نص	″	۱۸	آوازار	اوزار
۲۳	۱۱	البابات	الہامات	۴۸	۱۷	فوٹو	فونو
″	۱۷	یحیی عنبری	یحیی منیری	″	۱۵	ادنانہ	اوزار
۲۸	۹	اب	رب	۴۹	۱۴	کانسرٹینہ	کانسرٹینہ
۳۳	۱۴	مل	مل جل	۵۳	۸	فرنایا	فرمایا
″	۱۶	شرج	شنیع	۵۵	۱۵	زیور *	کا نام مزار امیر خسرو [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥٨	١٣	یاقونہ	یاقوتہ	٩٩	١	بےعقل سے	بےعقلی سے
٦١	١٧	کہتی	کہتے	١٠٠	١٨	موضع القران	موضح القران
٧٥	٨	اصواب	اصوات	١٠٦	٦	شفاعت	بضاعت
٧٧	١١	اعلمنوا	اعلنوا	١٠٨	٨	وجیرہ	وجیزہ
٧٨	١٧	الہ	آلہ	١٠٩	٦	زردد	ورود
٨٠	١٥	مراج	معراج	״	٩	شور	شد
٨١	٢	حی	حتیٰ	١١١	مصرع ہشتم	٤٥٢	٦٥٤
٨٣	١٩	آئے ہے	آئے ہم	١١٧	٤	شریعت	بشریعت
٨٤	٢	جہان	جہان	״	٢	مصرع چہارم	١٣٠٨
٨٧	١٦	گہگار	گنہگار	״	١٤	״ ״	١٣٠٨
٨٩	٣	پیروا جاد	پیروامجاد	١١٨	١٨	فعول	قبول
٩٠	١٥	تسبیحم	تسبیحھم	١١٩	١٩	کوحی	کوئی
״	١٨	لیوں	کیوں	١٢٠	٢	راویات	روایات
٩٣	١٠	واقصدُ	واقْصِدْ	״	٥	نجدی	بخاری
٩٥	١٩	موضع القران	موضح القران	١٠٠	١٨	موضع القران	موضح القران
		لھوان الفضوا	لھوآ انفضوا				
		طہر	نظہر				
		رحمان شروع میں	رحمان کے شروع میں				

اشتہار

ہزاران ہزار شکر بدرگاہ قادر
بے نیاز عز اسمہ کہ یہہ رسالہ لاثانی لہ ثبوت
جواز مزمار و قلس و انبار مسمی بہ ارغنون صوفی سرود صوفی
مولفہ اہل تحقیق مولوی جناب سید منیر معظم علیصاحب جعفری چشتی
متخلص معظم حیدرآبادی اہلکار محکمہ محصول بیرون بلدہ حیدرآباد دکن
صانہ اللہ تعالےٰ عن الفتن بکار آمد صاحبدلان صوفی مشائخ اہل
موثقہ پسندیدہ اس مطبع میا ہی محبوب شاہی میں
بہ خوش اسلوبی طبع ہوکر منظور نظر شایقین ہوا جن اشخاص کو
کچھ نسخے مطلوب ہون تو سوا ے بعض دوکانات کتب بلدہ موصوف
کے مشتہر کے پاس سے بہی مل سکتے ہین قیمت بہی بہت کم یعنے
فی نسخہ (۸) مقرر ہے بیس نسخون کے گاہک کو ایک زاید
اور سو پچاس کے خریدار کو بحساب فی صدی آٹھ
نسخے زاید ملینگے فقط

المشتہر

محمد ابو الخیر حبیب الرحمان قریشی مالک و
مہتمم مطبع محبوب شاہی
سنہ ۱۳۰۹